24

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

5 تا 11 محرم الحرام 1447ھ / یکم تا 7 جولائی 2025ء

اس شمارے میں

امن یا جنگ میں وقفہ؟

ایران اسرائیل جنگ: کرنے کے کام

ایران اسرائیل جنگ:
کون ہارا، کون جیتا؟

قومی کانفرنس: دینی جرائد و میڈیا

ٹرمپ کو امن کے نوبل پرائز کی سفارش
اور صہیونیت کی ذلت آمیز شکست

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سیرت و کردار کا روشن باب

محرم الحرام کا پیغام

اللہ تعالیٰ نے ماہ محرم کو عزت و احترام اور حرمت و فضیلت کا مہینہ قرار دیا ہے۔ مُحرم الحرام ایثار، قربانی، اتحادِ امت، باہمی رواداری اور پُرامن بقائے باہمی کا درس دیتا ہے۔ مدینہ طیبہ سے میدان کربلا تک اسلام کے لیے عظیم قربانیوں کی تاریخ اسی ماہِ مبارک سے وابستہ ہے۔

جس طرح قبل از اسلام تاریخ کے ایسے عظیم واقعات اس ماہ مبارک میں پیش آئے جنہوں نے انسانیت کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اسی طرح دورِ نبوت و رسالتؐ اور اسلام کے صدرِ اول میں ایسے واقعات پیش آئے کہ امت مسلمہ انہیں فراموش نہیں کرسکتی۔ خاص طور پر یکم محرم الحرام کو خلیفہ دوم، مرادِ رسول ﷺ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دس محرم الحرام کو نواسۂ رسولؐ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اپنے قافلے اور خاندان نبوتؐ کے افراد کے ساتھ شہادت جیسے واقعات سے نا صرف مسلمان بلکہ انسانیت اور تاریخ انسانیت متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ ان اہم واقعات کی وجہ سے امت نے اسلام کی سربلندی کی جدوجہد کے سفر کو مدینہ اور کربلا سے وابستہ کرلیا ہے کہ خون شہادت سے اسلامی تاریخ سرخ رُو ہے اور مسلمانوں کا ایمانی جذبہ اس سے جدوجہد کا درس دیتا ہے اور زندگی کی حرارت محسوس کرتا ہے۔

ان قربانیوں کا سب سے بڑا درس یہ ہے کہ ذاتی جذبات و خواہشات اور مفادات کو کسی بھی عظیم مقصد کے حصول کے لیے قربان کردیا جائے۔ آج کے حالات میں جب امت مسلمہ بیرونی دباؤ کا شکار اور چاروں طرف سے دشمن طاقتوں کے گھیرے میں ہے۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ داخلی طور پر رواداری اور پُرامن بقائے باہمی کے اصولوں پر عمل کیا جائے اور امت میں انتشار کی ہر کوشش کو ناکام بنادیا جائے۔ یہی وقت کی ضرورت اور محرم الحرام کا پیغام ہے اور امت کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کی سب سے بڑی تدبیر بھی۔

مولانا عبدالرؤف فاروقی
ایک کالم سے اقتباس

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اللہ کی رسّی: قرآن مجید

سُورۃُ العَنکَبُوت — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیت :45

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾

آیت ۴۵: ﴿اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ﴾ ’’تلاوت کرتے رہا کریں اُس کی جو وحی کی گئی ہے آپ کی طرف کتاب میں سے‘‘
تقرب الی اللہ کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ چنانچہ سورۂ آل عمران کی آیت ۱۰۳ میں اہل ایمان کو قرآن سے چمٹ جانے کا حکم بایں الفاظ دیا گیا ہے: ﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪﴾ ’’اور مضبوطی سے تھام لو اللہ کی رسّی کو سب مل کر اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو!‘‘ حضور ﷺ کے اس فرمان کے مطابق قرآن ہی ’’حبل اللہ‘‘ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی مذکورہ آیت میں مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے: ((كِتَابُ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ)) ’’کتاب اللہ ہی اللہ کی رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے۔‘‘---- چنانچہ راہِ حق کے مسافروں کو یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی ہدایت یہی دی گئی ہے کہ قرآن کی تلاوت کو اپنے شبانہ روز کے معمول میں شامل رکھو! اس سے تمہارا تعلق مع اللہ مضبوط ہوگا اور پھر اسی تعلق کے سہارے حق و باطل کی کشاکش میں تمہیں استقامت نصیب ہوگی۔

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ﴾ ’’اور نماز قائم کریں!‘‘

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ﴾ ’’یقیناً نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بُرے کاموں سے‘‘

﴿وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ﴾ ’’اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔‘‘

﴿وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾﴾ ’’اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔‘‘

درس حدیث
نماز اور تلاوتِ کلامِ پاک کی فضیلت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ)) (رواہ الترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے بندے کو دو رکعتوں سے، جنہیں وہ ادا کرتا ہے، زیادہ فضیلت والی کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔ بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے، نیکی اُس کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے اور بندے کسی عمل سے اتنا قربِ الٰہی نہیں پا سکتے جتنا قرب کلامِ الٰہی یعنی قرآن مجید (کی تلاوت) سے پا سکتے ہیں۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادار یہ

رضاء الحق

امن یا جنگ میں وقفہ؟

نوبل انعام کا آغاز 1901ء میں ناروے سے تعلق رکھنے والے ڈائنامیٹ کے موجد الفرڈ نوبل کی وصیت کے مطابق ہوا کہ ان کے انتقال کے بعد ان کی جائیداد کو سالانہ 5 میدانوں، یعنی کیمیا، طبیعیات، ادب، طب اور ”امن“ میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے افراد میں تقسیم کیا جائے۔ انعام کے لیے نامزدگان اور انعام پانے والے افراد یا تنظیم کا فیصلہ رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز، کیرولنسکا انسٹیٹیوٹ اور نارویجن نوبل کمیٹی کرتے ہیں۔ امن کے نوبل انعام کا فیصلہ صرف ناروے کی نوبل کمیٹی ہی کرتی ہے۔ 1968ء میں نوبل انعام برائے معیشت کا بھی اجراء کیا گیا۔ نوبل انعام پانے والوں کو ایک طلائی میڈل، ایک ڈپلوما اور کم وبیش 11 لاکھ امریکی ڈالر (31 کروڑ پاکستانی روپے) دیے جاتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ امن کا نام نہاد نوبل انعام درحقیقت عالمی سطح پر استعمال کیے جانے والے مغرب کے سیاسی اور تمدنی ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔ امن اور انسانی حقوق کے دلفریب نعروں سے پردہ ہٹا کر دیکھیں تو انسانیت سوز مظالم کرنے والوں کو امن کا پیامبر بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جنگ عظیم اوّل میں امریکی صدر ووڈرو ولسن، ہٹلر کے وزیر خارجہ گستاف سٹریسمان (2 مرتبہ)، ہنری کسنجر جو امریکی تاریخ کا شاید شاطر ترین وزیر خارجہ تھا، یہودی تھا اور اُس کے ہاتھ ویتنام کے لاکھوں افراد کے خون سے رنگے ہوئے تھے، میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی پر خاموشی اختیار کرنے والی آنگ سان سوچی، فلسطینیوں کی نسل کشی کے مرتکب شمعون پیریز اور اسحاق رابین، افغانستان پر مسلط جنگ کو جاری رکھنے والے امریکی صدر بارک اوباما، یورپی یونین اور دنیا کے ”امن پسندوں“ کی ایک طویل فہرست ہے جنہیں امن کا نوبل انعام دیا گیا۔ ع کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں۔ پھر یہ کہ مغربی تہذیب کی دلدادہ وہ مسلم خواتین جو روایت سے کٹ کر اور جدیدیت وروشن خیالی سے جڑ کر اسلام کی سفیر بنیں، انہیں بھی ناروے کی نوبل کمیٹی نے امن کے انعام سے نوازا۔ پاکستان کی ملالہ یوسف زئی، عراق کی نادیہ مراد، ایران کی نرگس محمدی ...... مشتے از نمونہ خروارے!

ہمیں یہ طویل تمہید اس لیے باندھنا پڑی کہ 20 جون کو مملکتِ خداداد کے نائب وزیرِ اعظم اور وزیرِ خارجہ اسحاق ڈار صاحب کے دستخط سے ناروے کی نوبل کمیٹی کو ایک خط بھیجا گیا جس میں پاکستان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو 2026ء کے امن کے نوبل انعام کے لیے نامزد کرنے کی سفارش کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خط میں تحریر کیا گیا ہے کہ امریکی صدر نے ہمیشہ دور اندیشی اور اعلیٰ حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام آباد اور نئی دلی کے ساتھ بھرپور سفارتی رابطے رکھے ہیں جس کے نتیجے میں دو ہمسایہ جوہری ریاستوں کے مابین جنگ بندی عمل میں آئی۔ پھر یہ کہ خط میں صدر ٹرمپ کی کشمیر تنازعہ کے حل میں ثالثی کی پیشکش کو بھی اس نامزدگی کی ایک وجہ بتایا گیا۔ اگرچہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے وقت ضائع کیے بغیر امریکہ بلکہ صحیح تر الفاظ میں ٹرمپ کی اس پیشکش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ کشمیر کا معاملہ پاکستان اور بھارت کا باہمی مسئلہ ہے جس میں کسی تیسرے فریق کو دخل اندازی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسی دوران فیلڈ مارشل عاصم منیر امریکی دورہ پر تھے اور سوشل میڈیا پر پاکستان کے امریکہ کو ایران پر حملے کے لیے اڈے اور فضائی حدود دینے جیسی لغو، بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی خبریں بھی بعض ذرائع نے عام کیں جو قابلِ مذمت ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں حلال مینیو پر مشتمل کھانوں سے اُن کی ضیافت کی گئی۔ مبینہ طور پر فیلڈ مارشل نے ٹرمپ کی امن پسندی کو سراہا بھی۔ ہمیں رونگٹے کھڑے کر دینے والی یہ حدیث یاد آ گئی۔

عن أنس ؓ قال قال رسول الله ﷺ: ((إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش)) (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب فاسق کی مدح وتعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ مدح وتعریف کرنے والے پر غصہ ہوتا ہے اور اس کی مدح وتعریف کی وجہ سے عرش کانپ اٹھتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان ”نظامِ خلافت“ کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

5 تا 11 محرم الحرام 1447ھ جلد 34
یکم تا 7 جولائی 2025ء شمارہ 24

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دار الاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر ”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email:maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

خط میں اس امید کا اظہار بھی کیا گیا کہ ٹرمپ کی کوششیں غزہ کے المیہ اور ایران کے ساتھ بڑھتی کشیدگی کو روکنے میں مثبت رہیں گی۔ بھلا ایک لنچ بھی جنگی مجرم کے ارادے بدل سکتا تھا؟ اور پھر وہی ہوا...... خط کے محض دو روز بعد 22 جون کو علی الصبح امریکہ نے جدید ترین B-2 جنگی طیاروں اور علاقے میں موجود اپنی آبدوزوں کے ذریعے ایران کے تین اہم ایٹمی مراکز فردو، نطنز اور اصفہان پر کروز میزائلوں اور بنکر بسٹر بموں کی بارش برسادی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ امریکہ نے GBU – 57 massive ordnance penetrater بموں کو عملی طور پر استعمال کیا۔ صدر ٹرمپ نے ان حملوں کو عظیم عسکری کامیابی قرار دیتے ہوئے دعویٰ داغ ڈالا کہ ایران کی یورینیم افزودگی کی صلاحیت مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے۔ البتہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن (آئی اے ای اے) کے مطابق اور خود ایران اور ایک امریکی ادارے کی طرف سے جاری تفصیلات کے مطابق ان میں سے کسی ایٹمی تنصیب سے تابکاری کے اخراج کی رپورٹ نہیں ملی۔ تینوں ایٹمی مراکز محفوظ و فعال ہیں اور یورینیم کی افزودگی جاری ہے۔ گویا 2026ء میں امن کے نوبل انعام کے لیے پاکستان کی جانب سے نامزد شخص نے اس ''کارِ خیر'' میں بھی باقاعدہ شرکت فرمائی۔ اسرائیل نے 13 جون سے ایران کی ایٹمی تنصیبات اور دیگر اہم اداروں و افراد کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ ایران اسرائیل کو مقدور بھر جواب بھی دیتا رہا اور اسرائیلی تاریخ میں شاید پہلی بار تل ابیب میں اس قدر نقصان ہوا۔ لیکن ایران کو دو مشکلات کا سامنا تھا۔ ایک تو علاقے میں موجود بعض عرب ممالک اسرائیل کی طرف داغے گئے میزائلوں اور ڈرونز کو خود مار گراتے تھے۔ دوسرا یہ کہ بہرحال یروشلم اور مقبوضہ فلسطین کے دیگر علاقوں میں مسلمان بھی آباد ہیں لہٰذا صحیح نشانہ باندھنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اسرائیل چاہتا ہی یہی تھا کہ امریکہ کو مشرق وسطیٰ کی جنگوں میں گھسیٹا جائے اور بظاہر وہ اپنے ہدف میں کامیاب دکھائی دیا، اگرچہ ٹرمپ نے گونگلوؤں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اپنی ناکامی کے بعد جنگ بندی کا اعلان کر دیا۔ نیتن یاہو کو جھاڑ بھی پلائی جو ہمارے نزدیک سکرپٹ کا ہی حصہ ہے۔ اس قدر بمباری کے باوجود ایران کی ایٹمی تنصیبات کو نقصان نہ پہنچنا امریکہ اور اسرائیل دونوں کی ناکامی ہے۔ پھر یہ کہ ایران میں رجیم چینج کرنے کی کوششیں بھی بُری طرح ناکام ہوئیں۔

تجزیہ نگاروں کی اکثریت کے برعکس ہماری رائے شروع سے یہی رہی ہے کہ ایران کو شکست دینا یا وہاں رجیم چینج کروانا انتہائی مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ رجیم چینج صرف اُن ممالک میں کامیاب ہوتی ہے جہاں سیاسی حکومتیں فیصلے کرتی ہیں۔ ایران میں فیصلے مذہبی بنیادوں پر ہوتے ہیں اور مذہبی قیادت جو ''معصوم'' تصور کی جاتی ہو اُس کے خلاف عوام کو بھڑکانا تقریباً ناممکن ہے۔ پھر یہ کہ ایران میں ''نیشنلزم'' مثالی ہے۔ عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔ پاکستان میں بھی معاملہ کچھ ایسا ہی ہے لیکن ہمارے ہاں فیصلہ ساز مذہب نہیں طاقت کے زور پر قابض ہیں۔ اس پر کسی اور موقع پر بات ہوگی۔ ان شاء اللہ! اپنی بدترین ناکامی کی خفت مٹانے کے لیے ایک معاہدہ ہوا۔ امن کا اعلان ہوا۔ خوش نہ اسرائیل ہے نہ ٹرمپ، مگر دونوں مجبور ہیں۔ ہماری رائے میں ایران نے بھی قریبی عرب ممالک میں موجود امریکی اڈوں پر اسی معاہدہ کے تحت انہیں اطلاع دے کر حملے کیے۔ چین اور روس ایران کی مکمل حمایت کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ لیکن ایران نے تو آبنائے ہرمز کو بھی بند نہیں کیا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا کہ عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ بہرحال یہ امن معاہدہ کب تک چلتا ہے اللہ ہی جانتا ہے۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل ایک مرتبہ پھر بھارت کو طاقت ور بنانے اور ہمت دلانے کی کوشش کریں گے۔ ان معاملات میں وقت اور مقام کا حتمی دعویٰ کرنا بے معنی ہے۔ البتہ جنگ ختم نہیں ہوئی وقتی طور پر تعطل کا شکار ہوئی ہے۔ مہینے، 6 مہینے یا سال کے بعد جنگ کا دوبارہ آغاز کہاں ہوتا ہے یہ وقت ہی بتائے گا۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے حالیہ اجلاس میں بھارت کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ ظاہر کرتا ہے کہ چین اور روس بھی مودی کے انڈیا پر اعتماد کھو چکے ہیں۔

حال ہی میں اسرائیل کے ایک ربی یوسف مزراچی کی وائرل ویڈیو سامنے آئی ہے جس میں اللہ کا دشمن کہتا ہے: ''اگر میرا بس چلے تو مسجد اقصیٰ کو خود بم مار کر اڑا دوں اور اس کا الزام ایرانی میزائلوں پر ڈال دوں۔ اس سے ایران اور قرب و جوار کے عرب ممالک کی بھی آپس میں جنگ چھڑ جائے گی'' یہ کوئی سازش تھیوری نہیں بلکہ اسرائیل کی تاریخ اس نوعیت کے فالس فلیگ واقعات سے بھری پڑی ہے جن سے اس نے خوب فائدہ اٹھایا۔ کہیں اسرائیل تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر کے لیے کسی فالس فلیگ حملہ کی تیاری تو نہیں کر رہا؟ واللہ اعلم۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کی دجالی سازشوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایران امریکہ کو جغرافیائی اعتبار سے تو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا لیکن اگر کسی بھی وجہ سے ایران کو عرب ممالک میں امریکی اڈوں پر دوبارہ حملے شروع کرنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے تو ایران عرب جنگ کا بھی خدشہ ہے۔ جس میں فرقہ و مسلک کا رنگ بڑا گہرا اور واضح ہوگا اور یہ اُمت مسلمہ کے اتحاد کے لیے زہر قاتل ثابت ہوگا جبکہ فائدہ صرف اسرائیل کا ہوگا۔

اگرچہ ایران نے ماضی میں بہت غلطیاں کیں اور ایسے اقدامات بھی اُٹھائے جن سے دیگر مسلم ممالک کو نقصان پہنچا جس کی مذمت کرنا بنتا ہے لیکن اس کے باوجود اس نازک موقع پر تمام مسلم ممالک کو ایران کا عملی طور پر ساتھ دینا ہوگا۔ اگر مسلم ممالک ایران کا ساتھ نہیں دیتے تو گویا وہ یہود اور ان کی ناجائز صہیونی ریاست جو فلسطین پر قبضہ کر کے قائم کی گئی ہے کا ساتھ دے رہے ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر مستقبل میں امریکہ اور اسرائیل ایران کو زیر کر لیتے ہیں اور وہاں رجیم چینج کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اسرائیل کا اگلا نشانہ پاکستان ہوگا۔ جس کا تذکرہ 1967ء میں اسرائیل کا پہلا وزیر اعظم بن گوریان بھی کر چکا ہے اور چند برس قبل موجودہ وزیر اعظم نیتن یاہو بھی ایک انٹرویو میں پاکستان کے ایٹمی دانت نکالنے کی خواہش کا اظہار کر چکا ہے۔ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل مسلسل 20 ماہ سے غزہ کے مظلوم و مجبور شہریوں کو اپنی وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق شہداء 70 فیصد عورتوں اور بچوں پر مشتمل ہیں۔ اوّل تو اسرائیل امدادی سامان کو غزہ داخل ہونے ہی نہیں دیتا اور جس تھوڑے سے سامان کو داخلے کی اجازت مل جاتی ہے تو وحشی صہیونی امداد حاصل کرنے کے لیے قطاریں بنائے غزہ کے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ کیا کوئی غزہ کے مسلمانوں کے لیے بھی عملی اقدامات اُٹھائے گا؟

ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلم ممالک کا ہنگامی اجلاس بلایا جائے جس میں ایران پر اسرائیلی اور امریکی حملوں کی کھل کر مذمت کی جائے اور حملہ آوروں کو عملی طور پر دندان شکن جواب دینے کے لیے مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ پاکستان اپنی جغرافیائی اور خصوصاً نظریاتی سرحدوں کو مضبوط کرے۔ حکومت اور مقتدر حلقے حالات کی نزاکت کو سمجھیں۔ دشمن ہمارے دروازے پر آن پہنچا ہے۔ پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں حکومت، اپوزیشن، مقتدر حلقے اور عوام سب اپنا تن، من، دھن لگا دیں تاکہ اُمت مسلمہ کی قیادت کرتے ہوئے پاکستان انسانیت کے دشمنوں کے خلاف اُمت مسلمہ کو عملی اقدامات کے لیے متحد کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

ایران اسرائیل جنگ: کرنے کے کام

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 20 جون 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

اس وقت جو عالمی صورتحال ہے اس کے تناظر میں واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ دنیا تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔ تقریباً 20 ماہ سے تو مسلسل غزہ پر بمباری ہو رہی تھی، اب یہ جنگ پھیل کر ایران تک پہنچ چکی ہے۔ اس تناظر میں امریکہ کا مکروہ چہرہ، کذب اور جھوٹ بھی سامنے آ چکا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ہم ایران کے ساتھ مذاکرات کرنے جا رہے ہیں لیکن پھر اچانک ہی ایران پر حملہ کر دیا گیا۔ امریکہ مکمل طور پر اسرائیل کی مدد اور پشت پناہی کر رہا ہے۔ یقیناً اللہ کی کتاب میں ہمارے لیے قیامت تک کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دلی دوست (حمایتی اور پشت پناہ) نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دلی دوستی رکھے گا تو وہ ان ہی میں سے ہو گا۔ یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔“ (المائدہ:51)

یہاں اُصولی ہدایت یہ ہے کہ ایک مسلمان کی دوستی مسلمان سے ہونی چاہیے۔ اللہ پر ایمان اور اللہ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان کی دوستی ایمان کے رشتے کی بنیاد پر ہو۔ کافروں کے بارے میں بھی قرآن میں ہدایات ہیں کہ جو کافر مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہیں کرتے، انہیں تکالیف نہیں پہنچاتے ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے گا۔ تاہم جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں یا اس جنگ میں انہیں ان کے گھروں سے نکالتے ہیں یا ان کے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں تو وہ کسی حسن سلوک کے مستحق نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے دوستی کرنا مسلمان کے لیے جائز ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا کہ اگر تمہارا رویہ اس کے برعکس ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سورۃ المائدہ میں آگے فرمایا:

”تو تم دیکھتے ہو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں روگ ہے‘ وہ انہی کے اندر گھسنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں‘ وہ کہتے ہیں ہمیں اندیشہ ہے کہ ہم گردشِ زمانہ میں نہ پھنس جائیں تو بہت ممکن ہے اللہ تعالیٰ جلد ہی فتح لے آئے یا اپنے پاس سے کوئی اور فیصلہ صادر فرما دے‘ تو پھر جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اس پر انہیں نادم ہونا پڑے۔“ (المائدہ:52)

مرتب: ابوابراھیم

ان آیات کا پس منظر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں حزب اللہ (مسلمانوں) سے دشمنی رکھنے والے کچھ کھلے کافر تھے جن میں یہود و نصاریٰ بھی شامل تھے، ان کے علاوہ کچھ چھپے ہوئے دشمن بھی تھے جن میں منافقین سرفہرست تھے۔ یہ منافق بظاہر مسلمان کہلاتے تھے لیکن اندر سے ان کا گٹھ جوڑ یہود و نصاریٰ کے ساتھ تھا۔ ان کی پوشیدہ طور پر دوستیاں اور ہمدردیاں یہود و نصاریٰ کے ساتھ تھیں۔ ان لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے دلوں میں بیماری ہے، یعنی ان کے دل میں یقین والا ایمان نہیں ہے۔ وہ یہود و نصاریٰ سے بھی بنا کر رکھنا چاہتے ہیں کہ کہیں کل گردش زمانہ کا شکار نہ ہو جائیں۔ آج کے دور میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اس دوغلی پالیسی پر گامزن ہیں، ان آیات میں آج کے دور کے لیے بھی رہنمائی موجود ہے کیونکہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء) ”(اے لوگو!) اب ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کر دی ہے‘ اس میں تمہارا ذکر ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟“

آج کے دور میں بھی اگر ہم جائزہ لیں تو ایک طرف وہ مسلم ممالک خاص طور پر عرب ممالک ہیں جو اسرائیلی مظالم پر بالکل خاموش بیٹھے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اندر خانے اسرائیل کے ساتھ تعلقات بڑھا رہے ہیں اور ہر اعتبار سے اس کو مدد اور معاونت فراہم کر رہے ہیں۔ اسرائیل کے پشت پناہ امریکہ کو خوش کرنے کے لیے وہ اربوں ڈالرز خرچ کر رہے ہیں، کھربوں ڈالرز کے معاہدے کرتے ہیں مگر بھوک اور پیاس سے شہید ہوتے فلسطینی بچوں کی کوئی مدد کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ دراصل ان کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کی ناراضگی کی وجہ سے کہیں گردش زمانہ کا شکار نہ ہو جائیں، ہمارا اقتدار خطرے میں نہ پڑ جائے۔ لہٰذا امریکہ کو کچھ دے دلا کر اسے خوش رکھا جائے۔ غزہ میں مسلمان بچے اور بیٹیاں بے شک ذبح ہوتی رہیں، لاشیں بے شک گرتی رہیں، ان بے گناہوں کا خون بے شک بہایا جاتا رہے مگر ان حکمرانوں کا اقتدار باقی رہنا چاہیے، اُن کی عیاشیوں کو تحفظ ملنا چاہیے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ایک بیان اس حوالے سے بہت مشہور ہے، وہ فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح مرغیوں کے ڈربے میں سے ایک مرغی کو نکال کر ذبح کیا جاتا ہے اور باقی مرغیاں سمجھتی ہیں کہ ہم محفوظ ہیں لیکن بالآخر ایک ایک کر کے ساری مرغیوں کو ذبح کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مسلم ممالک کی خاموشی جاری رہی تو ایک ایک کر کے تمام مسلم ممالک کو زیر کر لیا جائے گا۔ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ بار بار کھل کر سامنے آ چکا ہے۔ صہیونیوں کے عزائم بالکل واضح ہیں، وہ اپنے عزائم سے باز آنے والے نہیں ہیں اور ان کے پیچھے امریکہ اور یورپ کی طاقتیں ہیں۔ ان حالات میں مسلم ممالک خصوصاً پاکستان کے کرتا دھرتا لوگوں کو بھی غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کا حافظ ہونا، قران کی آیات کی تلاوت کرنا مبارک بات ہے، البتہ قرآن کے مفاہیم کو مدنظر رکھ کر اس کے مطابق عمل کرنا اصل تقاضا ہے۔ قرآن اُمت کے درد کی بھی بات کرتا ہے، قرآن ظلم کے خلاف کھڑا ہونے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ قرآن ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ:

﴿وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ﴾ (البقرہ:120) ''اور ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ آپ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی۔''

یعنی یہود ونصاریٰ تب تک تم سے راضی نہ ہوں گے جب تک تم اپنے ایمان اور اپنے رب کے فرمان کو نہ چھوڑ دو، قرآن اور پیغمبرﷺ کی دعوت کو نہ چھوڑ دو اور مکمل طور پر ان کے دین اور طریقے پر نہ آجاؤ۔ تب تک وہ ڈو مور کا تقاضا تم سے کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی صدر بننے کے لیے امریکی عوام سے جو وعدے کیے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ اقتدار میں آنے کے بعد جنگوں کو ختم کر کے تجارت کو فروغ دے گا۔ لیکن اب اس کے سارے جھوٹے دعوے بے نقاب ہو رہے ہیں۔ غزہ میں جنگ بندی کے لیے جب بھی کوئی قرارداد سلامتی کونسل میں پیش کی جاتی ہے تو امریکہ اس کو ویٹو کر دیتا ہے۔ اب ایران کے خلاف جنگ میں امریکہ باقاعدہ شریک ہو چکا ہے۔ بہانہ یہ بنایا گیا ہے کہ ایران ایٹمی صلاحیت حاصل کر لے گا لہٰذا اس کو ختم کیا جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بڑی خوبصورت بات بیان فرمایا کرتے تھے: تم ہزاروں ایٹم بم بناؤ اور ناگاساکی اور ہیروشیما پر برسا کر لاکھوں لوگوں کو راکھ بنا ڈالو تو کوئی غلط نہیں، تم گریٹر اسرائیل کا منصوبہ بناؤ تو کوئی غلط نہیں لیکن کوئی مسلمان ملک اپنے دفاع کے لیے کوشش کرلے تو وہ جرم۔ دنیا میں صرف تمہارا ہی حق ہے؟ باقی سب کیڑے مکوڑے ہیں جنہیں مار ڈالنے کا تمہیں حق ہے؟ شام، عراق، لیبیا، لبنان سمیت کئی مسلم ممالک کو تم نے تباہ کر دیا، اب چاہتے ہو کہ ایران طاقت حاصل نہ کر لے۔ مسلمانوں کو سمجھنا چاہیے کہ کیوں قرآن میں اللہ نے حکم دیا ہے:

''اور تیار رکھواُن کے (مقابلے کے) لیے اپنی استطاعت کی حد تک طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے (تاکہ) تم اس سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈرا سکو۔'' (الانفال:60) مسلمانوں کو باقاعدہ عسکری طاقت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو مرعوب رکھا جا سکے۔ یہ قرآن کی سچی اور کھری باتیں ہیں جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ اسی طرح یہود ونصاریٰ کے گٹھ جوڑ کے متعلق بھی قرآن نے آج سے 14 سو سال قبل پیشین گوئی کر دی تھی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بہت قیمتی بات بتائی تھی کہ صدیوں یہود ونصاریٰ آپس میں دشمن رہے ہیں، کوئی توقع ہی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کبھی دوست بن جائیں گے۔ لیکن صہیونی عزائم کی تکمیل کے لیے آج یہ سب متحد ہو کر الکفر ملة الواحدہ کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ قرآن کی یہ پیشن گوئی آج سچ ثابت ہو رہی ہے۔ آج پوری دنیا اسرائیل کو گالیاں دے رہی ہے لیکن اس کے باوجود امریکہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے اور اس کو ہر قسم کی امداد اور معاونت فراہم کر رہا ہے۔

ان سب حقائق کے باوجود بھی اگر ہم امریکہ سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ پاکستان کا دوست بن جائے گا، یا ہماری بقاء وسلامتی کو یقینی بنائے گا تو یہ ہماری سب سے بڑی بھول ہے۔ ماضی قریب میں بھی ہم نے امریکہ کی جنگ میں شریک ہو کر اس کو اپنے اڈے فراہم کیے، فضائی اور زمینی حدود استعمال کے لیے فراہم کیں، اس نے یہاں سے حملے کر کے افغانستان میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا، دہشت گردی کی اس نام نہاد جنگ میں ہمارے بھی ہزاروں لوگ شہید ہوئے، امریکہ کی خاطر ہم نے اپنوں کو ناراض کیا، نفرتوں کے بیج بوئے جس کا خمیازہ ہم آج بھی بھگت رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود امریکہ ہم سے خوش نہیں ہوا اور آج ایک بار پھر بعض غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق پاکستان سے اڈے مانگ رہا ہے تاکہ ایران یا چائنہ کے خلاف استعمال کر سکے۔ امریکہ میں دعوت کا معاملہ اللہ نہ کرے پاکستان کو شوگر کوٹڈ انداز میں ذبح کرنے کا معاملہ ہو۔ پاکستان کے جو کرتا دھرتا لوگ ہیں، انہیں سابق تاریخ کو یاد رکھنا چاہیے۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ ہمارے سپہ سالار اعظم، صدر مملکت، وزیر اعظم، سب مسلمان ہیں اور نبی اکرمﷺ کے اُمتی ہیں۔ اُمتی ہونے کی نسبت کی لاج رکھنے کی کوشش کر لیں۔ ہم عوام تو صرف آواز بلند کر سکتے ہیں، احتجاج اور مظاہرے کر سکتے ہیں لیکن آپ کے پاس طاقت اور اختیار ہے، کل اللہ کو جواب دینا ہے۔ غزہ کے مظلوم اور نہتے مسلمانوں کی ندائیں ہم سب کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ آپ اُمت کو کھڑا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں، کم از کم OIC کا اجلاس طلب کر سکتے ہیں، اُمت کا کوئی اتحاد قائم کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ ہم غیروں کی طرف دیکھیں اور غیروں سے توقعات رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو بھی صحیح فیصلوں کی توفیق دے۔

اسرائیل اور پاکستان کے درمیان صرف ایران ہی ایک رکاوٹ ہے اور سب جانتے ہیں کہ اسرائیل پاکستان کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا ہے۔ بن گوریان نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد فتح کا جشن مناتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں عربوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے، ہمارا اصل دشمن پاکستان ہے۔ اسی طرح نیتن یاہو نے کچھ عرصہ قبل کہا تھا کہ ہماری خواہش ہے کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم ہو جائے۔ ان کو معلوم ہے کہ گریٹر اسرائیل کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ہے۔ اگر خدانخواستہ اسرائیل اور امریکہ مل کر ایران کو زیر کر لیتے ہیں تو اُن کا اگلا نشانہ پاکستان ہوگا۔ بقول ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس مملکت خداداد کو اللہ نے چھپڑ پھاڑ کر جو ایٹمی صلاحیت اور میزائل ٹیکنالوجی دی ہے، یہ اُمت کی امانت ہے۔ اس اعتبار سے ہمیں غور کرنا چاہیے اور اس کی حفاظت کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔

ایران کے ساتھ اختلافات اپنی جگہ، شیعہ سنی اختلاف اپنی جگہ، انہوں نے بڑی غلطیاں بھی کی ہیں، اس کے توسیعی منصوبے (گریٹر ایران) اور عزائم نے امت کو جو نقصان پہنچایا وہ بھی غلط ہے، مسلم ممالک کے اندر اپنی پراکسیز کے ذریعے اُس نے بہت لہو بہایا ہے، اس کی فاطمیون اور زینبیون نامی تنظیموں نے مسلم ممالک میں کارروائیاں کی ہیں، یہ سب غلط تھا، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ پر مذمت کرتے ہیں مگر وہ بھی ہمارے کلمہ گو بھائی ہیں، ان پر اس وقت حملہ ہوا ہے لہٰذا ہمیں ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے اور ایران کا ساتھ دینا چاہیے۔ اگر آج ہم یہ نہیں کریں گے تو اس کے بعد امریکہ اور اسرائیل کا اگلا نشانہ پاکستان ہوگا۔ پھر یہ کہ ایران نے کم از کم اسرائیل کو جواب دیا ہے۔ کم از کم اسرائیلیوں کو بھی اندازہ تو ہوا کہ جب بمباری ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے، اپنے گھر بار چھوڑنے پڑتے ہیں، جنگ کی وجہ سے کس قدر تباہی اور بربادی ہوتی ہے۔ اللہ کے اپنے فیصلے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اپنے منصوبے ہیں، وہ بہتر جانتا ہے۔ اسرائیل کا کم از کم زعم تو ٹوٹا ہے۔ اس زعم کے ٹوٹنے پر اُمت کو ہمت پکڑنی چاہیے۔ افغان طالبان، روس اور چین کی طرف سے بھی بیانات آئے ہیں، اس بلاک کے لیے یہ بہترین موقع ہے کہ وہ دنیا میں طاقت کے توازن کو بدل ڈالے۔ البتہ امت کو یہ بات سمجھنا ہوگی کہ مسلمانوں کا دفاع صرف مسلمان ہی آپس میں متحد ہو کر کر سکتے ہیں۔ باقی سارا عالم کفر الکفر ملة الواحدہ کی مانند ہے۔ وہ وقت آنے پر سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اصل میں مسلم ممالک کو آپس میں اتحاد کرنا چاہیے۔ امریکہ کی غلامی سے جان چھڑانی چاہیے اور وقتی طور پر اس کے لیے روس اور چین سے مدد لینا پڑے تو گریز نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اہم موقع ہے ایران نے اسرائیل کا زعم توڑا ہے، امت اگر اس وقت متحد ہو جائے تو

اسرائیل کو گھٹنوں کے بل لایا جا سکتا ہے۔ اگر آج بھی مسلم ممالک متحد نہیں ہوں گے تو پھر ایک ایک کر کے نشانہ بنتے رہیں گے ۔ ہمارے حکمرانوں کو غور کرنا چاہیے۔ پاکستان نے بھارت جیسے دشمن کے خلاف آپریشن بنیان مرصوص کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیابی دی۔ ہم نے اس کا نام بھی قرآن سے لیا اور قرآن میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات:10)

”یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

سارے کے سارے اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہی قران کہہ رہا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنا دلی دوست نہ بناؤ۔ ہم سب جانتے بھی ہیں کہ ابلیسی اتحادِ ثلاثہ (امریکہ، اسرائیل، انڈیا) پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے کیونکہ انہوں نے گریٹر اسرائیل کا منصوبہ پورا کرنا ہے۔ لہٰذا پاکستان کے حکمرانوں کو بھی سمجھنا چاہیے کہ اس ابلیسی اتحاد سے دوری اختیار کی جائے اور مسلم ممالک کو متحد کرنے کے لیے لیڈنگ رول ادا کیا جائے۔ اس مملکت خداداد پاکستان کو ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے۔ لہٰذا سب سے اہم یہ ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ کیا ہوا یہ وعدہ پورا کریں۔ اس وعدہ کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے ہی آج ہم مسائل اور مصائب کا شکار ہیں۔ جب تک اسلام کے نفاذ کی طرف پیش قدمی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے شامل حال نہیں ہوسکتی۔ ہمارے فیلڈ مارشل صاحب کی پوری دنیا میں چلت پھرت ہے، اللہ ان کو مزید توفیق دے مگر اُمت کو متحد کرنے کے لیے بھی کچھ کوشش کریں۔ موت تو سب کو آنی ہے، عوام کو آنی ہے، خواص کو بھی آنی ہے، سب نے اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔ یہ امتحان سب کا ہے، اہل غزہ کا بھی ہے، اہل عرب کا بھی ہے، اہل پاکستان کا بھی ہے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا حساب دینا ہے۔ آج ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا چاہیے کہ ہم اس امتحان میں کہاں کھڑے ہیں۔ اُمتی کا یہ کام نہیں کہ وہ مطمئن ہو کر بیٹھ جائے کہ میں سلامت ہوں، میرا گھر بار سلامت ہے، باقی اُمت کے ساتھ جو مرضی ہوتا رہے، غزہ میں خون مسلم بہتا ہے تو بہتا رہے، ایران پر حملہ ہوا ہے تو ہوتا رہے، ہرگز نہیں بلکہ اُمت ایک جسد واحد کی مانند ہے، جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو درد پورا جسم محسوس کرتا ہے۔ آج اگر ہمیں درد محسوس نہیں ہو رہا تو پھر ہمیں اپنے ایمان اور اُمتی ہونے کے دعوے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا اہل ایمان اور سچا اُمتی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے حکمرانوں کو بھی سوچنے، حالات سے سیکھنے اور درست فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ضرورت رشتہ

☆ ایک شخص، عمر 50 سال، اپنا ذاتی کاروبار، ذاتی گھر، کو عقدِ ثانی (پہلی بیوی کی وفات ہو گئی ہے) کے لیے دینی مزاج کی حامل مطلقہ/ بیوہ خاتون کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0321-4319981

☆ لاہور میں رہائش پذیر رفیق تنظیم کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم BBIT کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرِ روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0305-6068995 , 0323-4051975

☆ لاہور میں رہائش پذیر مغل فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم ایم بی ایس ڈاکٹر، پردہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل ترجیحاً ڈاکٹر لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی قید نہیں۔
برائے رابطہ: 00971504624536

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

پریس ریلیز 27 جون 2025ء

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عالمی سطح پر اسلام کے غلبہ کا آغاز ہوا

شجاع الدین شیخ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عالمی سطح پر اسلام کے غلبہ کا آغاز ہوا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ محرم الحرام کی پہلی تاریخ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی سیاسی اصلاحات کو تاریخِ اسلام میں ایک خاص مقام اور انفرادیت حاصل ہے جس کے اپنے اور بیگانے سب قائل ہیں۔ آپؓ کے دورِ حکومت میں سن ہجری کا آغاز ہوا، بیت المال کی بنیاد رکھی گئی اور راتوں کو گشت کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ نئے شہروں کا قیام عمل میں لایا گیا، مملکتِ اسلامیہ کو نئے صوبوں میں تقسیم کیا گیا، ڈاک اور پولیس کے محکمے قائم کیے گئے، فوجی چھاؤنیاں قائم کی گئیں، اپاہج اور ضعیف لوگوں کے وظائف مقرر کیے گئے اور مسافروں کے لیے شاہراہوں پر مسافر خانے تعمیر کروائے گئے۔ قیامِ امن اور عدل و انصاف کی فراہمی کو ترجیح دی گئی اور اسلامی ریاست کے طول و عرض میں عدالتی نظام کو فعال کیا گیا۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی احساسِ ذمہ داری اور خود احتسابی کا عالم یہ تھا کہ کہا کرتے تھے کہ اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مر گیا تو کل قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا، جو قیامت تک کے حکمرانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اُنہوں نے اپنے دورِ خلافت میں سادگی اور حسنِ سلوک کا ایسا نظام نافذ کیا جس کی نظیر تاریخِ عالم میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اُن کے دورِ خلافت میں 3600 علاقے فتح ہوئے اور 900 جامع مساجد تعمیر ہوئیں۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی تھے جن کے دورِ خلافت میں بیت المقدس کو فتح کیا گیا تھا۔ افسوس کہ آج ارضِ مقدس یہود کے قبضہ میں ہے اور مسلمانانِ فلسطین پر بدترین ظلم ڈھایا جا رہا ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے قلبی و روحانی تعلق کی دعوے دار اُمتِ مسلمہ آج مظلوم کے حق میں قوی آواز بلند کرنے کو بھی تیار نہیں چہ جائیکہ ظالم کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ امیر تنظیم نے کہا کہ دورِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کے مابین تفرقہ کے خاتمے، دشمنانِ اسلام کو متحد ہو کر منہ توڑ جواب دینے، دجالی فتنوں کے آگے بند باندھنے اور اُمت کے دیگر تمام مسائل کا حل دورِ فاروقیؓ میں موجود ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی کی اساس اور اُٹھان اسی پیغام کی بنیاد پر رکھی گئی ہے کہ دورِ حاضر کی جدید اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے اصول خلافتِ راشدہ ہی سے لیے جائیں گے۔ اس تناظر میں صرف خلافتِ راشدہ کے نقشِ قدم پر قائم کیے گئے نظام کے نفاذ سے ہی پاکستان کے جملہ معاشی، سیاسی اور معاشرتی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اُنہوں نے عوام الناس سے اس مشن میں تنظیم اسلامی کا بھرپور ساتھ دینے کی اپیل کی۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ڈونلڈ ٹرمپ غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی میں اسرائیل کی مکمل معاونت کر رہا ہے، اس کے باوجود پاکستان کی جانب سے اُسے نوبل پرائز کے لیے نامزد کرنا شرمناک اور اپنے مسلمان بھائیوں سے بغاوت ہے: رضاء الحق

جب اسرائیل نے دیکھا کہ جنگ کے مقاصد حاصل نہیں ہو رہے اور اگر جنگ مزید طویل ہوئی تو اس کا مزید نقصان ہو جائے گا تو اس نے مجبوراً سیز فائر کو قبول کر لیا: بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ

"ایران اسرائیل جنگ: کون ہارا کون جیتا؟"

پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: اللہ کا شکر ہے کہ اسرائیل ایران جنگ بند ہوئی ورنہ خطے میں بہت بڑی کشیدگی کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ آپ یہ بتائیے کہ اس جنگ کے فوجی مقاصد کیا تھے اور کیا وہ حاصل ہوئے یا نہیں؟

بریگیڈیئر(ر) رفعت اللہ: پہلی بات یہ ہے کہ جنگ ختم نہیں ہوئی، یہ اس جنگ کا ایک معرکہ تھا جو ختم ہوا ہے، جنگ چلتی رہے گی اور کسی اور وقت میں دوبارہ کوئی معرکہ ہوگا۔ جہاں تک جنگ کے مقاصد کی بات ہے تو اسرائیل اور امریکہ کے دو بڑے مقاصد تھے: ایران کو جوہری صلاحیت کے حصول سے روکنا اور حکومت کو تبدیل کرنا۔ اس کے لیے انہوں نے رضا شاہ پہلوی کے بیٹے کو بھی تیار کر لیا تھا لیکن ان کا اندازہ غلط تھا کہ وہ ایران پر حملہ کر کے وہاں کی حکومت کو تبدیل کر دیں گے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ان کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کو ایرانی لوگ امام مہدی کا نائب مانتے ہیں لہٰذا جو چیز عوام کے عقیدے سے تعلق رکھتی ہو اس کو عوام کسی صورت چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ایران میں آیت اللہ خامنہ ای کے حق میں بہت بڑے مظاہرے ہوئے۔ پھر یہ کہ حکومت کی تبدیلی کے لیے اندرونی طور پر ایک طبقے کی حمایت کا ہونا ضروری ہوتا ہے کیونکہ رجیم چینج ہمیشہ اندرونی عناصر کرتے ہیں، بیرونی عناصر تو صرف ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔ لیکن جب اسرائیل نے ایران پر حملہ کیا تو عوام اسرائیل کے خلاف ہو گئے اور اس طرح رجیم چینج کے حق میں اگر کوئی حمایت موجود بھی تھی تو وہ ختم ہو گئی اور رجیم چینج کا مقصد حل نہ ہو سکا۔ اسی وجہ سے اسرائیل اور امریکہ کو یہ کہنا پڑا کہ رجیم چینج ہمارا مقصد نہیں تھا۔ ہم تو جوہری صلاحیت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ایران کی جوہری سرگرمیوں کو بھی روک پائے ہیں یا نہیں کیونکہ اطلاعات کے مطابق 60 فیصد یورینیم امریکی حملے سے پہلے ہی منتقل کر دیا گیا تھا۔ IAEA نے بھی کنفرم کیا ہے تابکاری اثرات نہیں پائے گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ امریکہ حملے کا جو مقصد تھا وہ بھی پورا نہیں ہوا۔

سوال: جیسا کہ بتایا گیا کہ جنگ کے دو بڑے مقاصد تھے: رجیم چینج اور ایٹمی صلاحیت سے روکنا۔ یہ دونوں مقاصد اگر حاصل نہیں ہوئے تو امریکہ اور اسرائیل نے جنگ شروع کیوں کی؟

رضاء الحق: دراصل یہ جنگ ختم نہیں ہوئی بلکہ ایک وقفہ ہوا ہے اور اس دوران تمام فریقین بیٹھ کر سوچیں گے کہ اس جنگ میں انہوں نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ کیا کیا غلطیاں کیں اور کیا کیا کمزوریاں تھیں۔ وہ ان کمزوریوں کو

مرتب: محمد رفیق چودھری

دور کرنے کی کوشش کریں گے اور دوبارہ جنگ کریں گے۔ ایران نے فضائی صلاحیت کے نہ ہونے کے علاوہ بھی پہلے بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ اس نے کچھ ایسے اقدامات بھی کیے جس کی وجہ سے وہ Isolate ہو رہا تھا۔ اسی طرح ایران کے اندر بھی بعض عناصر موجود تھے جو بیرونی قوتوں کے اشارے پر چل رہے تھے۔ 13 جون کو اسرائیل کے پہلے حملے میں ایران کی اہم شخصیات کو ٹارگٹ کرنے میں جتنا کردار اسرائیل کا تھا اُتنا ہی اندرونی غداروں کا بھی تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایرانی اداروں میں بہت بڑا انٹیلی جنس اور سکیورٹی فیلیئر ہوا ہے۔ اسی طرح اسرائیل کو بھی بعض ناکامیوں کا سامنا ہوا ہے۔ جیسا کہ اس کا دفاعی نظام (Iron Dome) اتنا موثر ثابت نہیں ہوا جتنا دعویٰ تھا۔ پھر یہ کہ وہ ایران کے جوہری پروگرام کو بھی تباہ نہیں کر سکا، رجیم چینج کا منصوبہ بھی ناکام ہوا۔ اسی طرح امریکہ نے بھی بی 2 بمبار طیارے اور GLB بم استعمال کیے، لیکن امریکہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس کے علاوہ امریکہ اور اسرائیل کو روس اور چین کی طرف سے کچھ بہت واضح دھمکیاں بھی ملیں۔ جیسا کہ چین کی طرف سے کہا گیا کہ دنیا امریکہ کے بغیر بھی چل سکتی ہے۔ اسی طرح روس کے سابق صدر نے ٹویٹ کیا کہ دنیا کے بہت سے ممالک ایران کو ایٹمی ہتھیار دینے کو تیار ہیں۔ لیکن ایران نے منع کر دیا کہ وہ اس جنگ کو خود سنبھال لے گا۔ اب فیس سیونگ کے لیے ٹرمپ کہہ رہا ہے کہ ہم نے ایران کے جوہری پروگرام کو تباہ کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہے اور اس پر نیتن یاہو بھی ناخوش ہے لیکن اس کے باوجود اسرائیل کو بھی سیز فائز پر رضامند ہونا پڑا کیونکہ مقصد حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ اسی غصے میں وہ سیز فائر کی خلاف ورزی کرتا رہا جس پر ٹرمپ بھی نیتن یاہو سے ناراض ہوا۔ اسرائیل کے ایک ربی نے جنگ کے دوران کہا تھا کہ یہ صحیح وقت ہے کہ ہم مسجد اقصیٰ کو تباہ کر کے الزام ایران پر لگا دیں۔ ایران نے قطر، کویت اور بحرین وغیرہ میں امریکی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا لیکن پیشگی اطلاع دے کر البتہ ممکن ہے کہ وہ آئندہ اس پالیسی کو لے کر چلیں۔ اس کے علاوہ امریکہ اور اسرائیل انڈیا کو بھی دوبارہ کھڑا کریں گے اور اس کو مزید طاقتور بنانے کی کوشش کریں گے کیونکہ وہ اس خطہ میں بھی اپنی موجودگی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ جب جنگ پھیلے تو پاکستان کو بھی مصروف رکھا جائے۔ لیکن اگر انڈیا پاکستان پر حملہ کرے گا تو چین اور روس بھی خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ بہرحال یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی، صرف ایک وقفہ آیا ہے۔ یہ جنگ کسی وقت بھی دوبارہ بھڑکے گی۔ دورِ فتن کی احادیث میں اس غیر یقینی کی صورت حال کو دھویں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی کوئی پتا نہیں کس وقت کہاں سے کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے۔

سوال: ایران اور اسرائیل کے درمیان جو سیز فائر ہوا

ہے اس کی سیاسی وجوہات کیا ہیں؟ نیز یہ بتائیں کہ جنگ کے اس فیز کا فاتح کون ہے؟

بریگیڈیئر(ر) رفعت اللہ: اس طرح کی صورت حال میں تو ہر فریق اپنی برتری پر مبنی بیانیہ کو آگے بڑھاتا ہے لیکن اگر ہم غیر جانبدارانہ تجزیہ کریں تو واضح ہو جاتا ہے کہ کون ہارا اور کون جیتا؟ پہلی چیز ہمیں یہ دیکھنا ہوگی کہ جس فریق نے جنگ شروع کی، اس نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے بعد سیز فائر کو قبول کیا ہے؟ اسرائیل کے دو بڑے مقاصد تھے لیکن جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ ان دونوں میں وہ ناکام ہوا۔ پھر یہ کہ جنگ شروع کرنے والا اپنا نفع نقصان دیکھ کر جنگ شروع کرتا ہے، وہ اندازہ لگاتا ہے کہ جوابی حملے میں اس کا کتنا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ہی وہ جنگ میں کودتا ہے۔ اسرائیل کا دعویٰ تھا کہ اس کا دفاعی نظام ناقابل تسخیر ہے۔ لیکن ایران کے جوابی حملے میں اس کا دفاعی نظام ناکام ہوگیا۔ یہاں تک کہ اسرائیل کا سائنٹیفک انسٹیٹیوٹ جس پر اسرائیل کے سارے دفاعی اور سائنسی منصوبوں اور ایئر ڈیفنس سسٹم کا انحصار تھا وہ بھی ایران کے میزائل حملوں میں تباہ ہوگیا، اسرائیلی ایجنسیز کا ہیڈکوارٹر بھی تباہ ہوگیا، دیگر بھی کئی مقامات پر نقصان ہوا۔ جب اسرائیل نے دیکھا کہ جنگ کے مقاصد حاصل نہیں ہو رہے اور اگر یہ جنگ مزید طویل ہوئی تو اس کا مزید نقصان ہو جائے گا تو اس نے مجبوراً سیز فائر کو قبول کیا۔ ایران کے کہنے پر تو سیز فائر نہیں ہوا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر اسرائیل سیز فائر کرے گا تو ہم بھی حملے روک دیں گے۔ اگر اسرائیل اور امریکہ کو پتا ہوتا کہ وہ جیت سکتے ہیں تو وہ سیز فائر کیوں کرتے؟ دوسری طرف اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتدا میں ایران کا نقصان ہوا ہے، لیکن اس کے بعد ایران نے جوابی حملہ میں دشمن کی توقعات سے بڑھ کر کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ آخری بات یہ ہے کہ جو فریق جنگ شروع کرتا ہے، وہ پہلے اندازہ لگاتا ہے کہ جنگ کے مقاصد حاصل کرنے تک وہ جنگ جاری رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اس کا ایمونیشن اور دیگر وسائل اتنے ہیں؟ اگر اسرائیل نے وہ مقاصد حاصل کرنے سے پہلے ہی سیز فائر کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہار گیا ہے۔

رضاء الحق: ڈونلڈ ٹرمپ جب عرب ممالک کے دورے پر آیا تھا تو اس کا بڑا پرتپاک استقبال کیا گیا اور 4 ٹریلین ڈالرز کے معاہدے ہوئے۔ انہی عرب ممالک میں امریکہ کے جو اڈے ہیں ان پر ایران نے جوابی حملہ کیا ہے۔ اس لحاظ سے ایران کو خطے میں غلبہ حاصل ہو چکا ہے۔

سوال: عرب ممالک نے ایران پر امریکی حملہ کی مخالفت کی لیکن ایران نے قطر پر حملہ کر کے کیا عرب ممالک کو ناراض نہیں کر دیا؟

بریگیڈیئر(ر) رفعت اللہ: ایران نے کسی برادر مسلم ملک کو ٹارگٹ نہیں کیا بلکہ ایران کے دشمن کو کسی مسلم ملک نے پناہ دی ہوئی ہے تو اس کے اڈوں پر حملہ کیا ہے۔

سوال: اس طرح تو پھر امریکہ کا افغانستان پر حملہ بھی درست قرار پائے گا کیونکہ افغانستان نے اسامہ بن لادن کو پناہ دی ہوئی تھی؟

> **ایران پر حملے کے دو بڑے مقاصد تھے، دونوں میں اسرائیل اور امریکہ کو ناکامی ہوئی۔ جوہری تنصیبات کو تباہ کر سکے اور نہ ہی ایرانی رجیم کو چیلنج کر سکے۔**

بریگیڈیئر(ر) رفعت اللہ: امریکہ کے اڈے قطر اور دیگر عرب ممالک میں ہیں جن کو وہ پاور پروجیکشن کے لیے استعمال کرتا ہے، اس کا سب کو پتا ہے۔ جبکہ امریکہ کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کہ اسامہ بن لادن واقعی نائن الیون کے واقعہ میں ملوث تھا۔ بعد کی رپورٹوں نے اس کو ثابت بھی کیا۔ کیا ایک بندے کے لیے پورے ملک کو تباہ کرنا جائز تھا۔ جبکہ ایران نے صرف امریکی اڈے کو نشانہ بنایا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ایران نے واضح پیغام بھی دیا ہے کہ مستقبل میں اگر کسی نے امریکی اثاثوں کو پناہ دی تو اس کو سزا دی جائے گی۔ ایران نے واضح کہا ہے کہ جو بھی اس کے میزائل کو اسرائیل جانے سے روکے گا اسے اسرائیل کا ساتھی سمجھا جائے گا۔

رضاء الحق: عرب ممالک امریکہ پر اس قدر انحصار کر چکے ہیں کہ وہ امریکہ کے آگے انکار نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے خدشہ ہے کہ آنے والے وقت میں عرب ممالک اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھ سکتی ہے اور اسرائیل اور امریکہ اس کا فائدہ اٹھائیں گے۔

سوال: پہلگام واقعے کے متعلق بعد میں ثابت ہوگیا کہ وہ انڈیا کا فالس فلیگ آپریشن تھا لیکن انڈیا نے الزام پاکستان پر لگا کر جنگ مسلط کی اور منہ کی کھائی۔ ٹرمپ نے ثالثی کا کردار ادا کیا اور مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی پیشکش بھی کی جسے انڈیا نے مسترد کر دیا۔ کیا انڈیا اور پاکستان مذاکرات کی میز پر آئیں گے بھی یا یہ وار تھیٹر چلتا رہے گا؟ نیز یہ کہ ٹرمپ غزہ میں جنگ بندی کیوں نہیں کروا رہا؟

رضاء الحق: ٹرمپ کی عادت ہے کہ وہ جہاں بھی جاتا ہے بڑھکیں مارتا ہے کہ نے دنیا کو عالمی جنگ سے بچا لیا، انڈیا اور پاکستان کے درمیان صلح کروا دی وغیرہ۔ دراصل اس کی کافی عرصہ سے کوشش ہے کہ اس کو نوبل انعام مل جائے۔ حالیہ ایران اسرائیل جنگ کے دوران ہمارے فیلڈ مارشل صاحب ٹرمپ کی دعوت پر امریکہ میں تھے اور اس دوران ہمارے وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے نوبل انعام دینے والے ادارے کو خط لکھ کر سفارش کی کہ ٹرمپ کو نوبل انعام دیا جائے۔ اگر ہم نوبل پرائز کی تاریخ کا جائزہ لیں تو اندازہ ہو جائے گا کہ کیسے کیسے لوگوں کو نوبل انعام دیا گیا جن کا امن سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ مثلاً میانمار کے مسلمانوں کے قتل عام کی ذمہ دار آنگ سان سوچی، ویت نام اور کوریا میں قتل عام میں ملوث ہنری کسنجر، ہٹلر کا وزیر خارجہ، فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کے ذمہ دار اسرائیلی وزیر اعظم شمعون پیریز اور رابن وغیرہ۔ اسی طرح اسلام کے خلاف سوشل انجینئرنگ کرنے والوں کو بھی نوبل انعام دیا گیا جیسا کہ ملالہ یوسفزئی اور ایرانی خاتون جنہوں نے اسلام کے مخالف ایجنڈے پر کام کیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ بھی جب سے امریکی صدر بنے ہیں انہوں نے اسرائیل کی کھلے عام مدد کی ہے، حالیہ غزہ جنگ میں بھی وہ اسرائیل کی مدد کر رہا ہے مگر اس کے باوجود ہماری حکومت نے اس کو نوبل انعام کے لیے نامزد کر دیا جو کہ انتہائی شرمناک ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا غزہ کے مسلمانوں پر ظلم کا ساتھ دینا ہے۔ اگر پاکستان میں عوام کی نمائندہ حکومت ہوتی شاید کبھی ایسے فیصلے نہ کرتی مگر ہائبرڈ سسٹم میں اسی طرح کے غلط فیصلے ہوتے ہیں۔ بہر حال انڈیا اور پاکستان کے درمیان جنگ وقتی طور پر رُکی ہے مگر امریکہ اور اسرائیل انڈیا کو دوبارہ تیار کر کے جنگ مسلط کر سکتے ہیں۔

سوال: امریکہ نے ابتدا میں ایران اسرائیل جنگ سے لاتعلقی کا عندیہ دیا لیکن پھر اسرائیل کی دعوت پر خود جنگ میں شریک ہوگیا۔ اسی طرح امریکہ ہر معاملے میں اسرائیل کی مدد کرتا ہے۔ جب بھی اسرائیل کے خلاف قرارداد پیش ہوتی ہے تو اس کو ویٹو کرتا ہے۔ جس طرح کھل کر امریکہ اسرائیل کی مدد کرتا ہے، اس طرح روس، چین اور پاکستان ایران کی مدد کو کیوں نہیں آئے؟

بریگیڈیئر(ر) رفعت اللہ: ایران کی پارلیمنٹ اور دیگر مقامات پر پاکستان تشکر کے نعرے لگے، اچھی بات

ہے مگر دوسری طرف پاکستان نے ایران کے دشمن کو نوبل انعام کے لیے نامزد کر دیا۔ ایسے ملک پر کون اعتبار کرے گا۔ تائیوان کے حوالے سے چین کی حکمت عملی یہ ہے کہ وہ جنگ سے دور رہ کر تائیوان کے لوگوں کو اتنی سہولیات دے گا کہ وہ خود چین کے ساتھ رہنا پسند کریں گے جس طرح ہانگ کانگ کے لوگوں نے فیصلہ کیا ہے۔ روس نے ہمیشہ ایران سے یہ فرمائش کی ہے کہ وہ روس کے ساتھ دفاعی معاہدہ کرے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو ایران پر حملہ روس پر حملہ تصور ہوگا لیکن ایران کو معلوم ہے کہ اگر وہ روس کا محتاج بن جائے گا تو پھر وہ اپنے ہاتھ پیر باندھ لے گا اور وہ اسرائیل کو کھل کر جواب نہیں دے سکے گا۔ اس لیے ایران نے اس پیشکش کو قبول نہیں کیا۔ پھر یہ کہ ایران کسی بھی ایسے معاہدے میں نہیں بندھنا چاہتا کہ کل اسے کسی کی جنگ میں بلاوجہ ساتھ دینا پڑ جائے۔ جیسا کہ روس یوکرین جنگ میں بھی ایران اب تک غیر جانبدار رہا ہے۔ تاہم روس ایران کی حمایت ضرور کرتا ہے۔ اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایران کے خلاف اگر جوہری ہتھیار استعمال کیے جاتے ہیں تو روس پیچھے نہیں رہے گا۔ کچھ عرصہ قبل روس نے کہا تھا کہ ہمارے ایران کے ساتھ سٹریٹیجک اور معاشی مفادات ہیں لہٰذا ہم اس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

رضاء الحق: ایران سے ماضی میں اگرچہ بہت غلطیاں ہوئی ہیں، خاص طور پر اس کی پراکسیز نے مسلم ممالک میں جو مظالم کیے ہیں، ان کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوئی ہے۔ ایران کو اب اس مسئلے پر سوچنا چاہیے۔ امریکہ پر براہِ راست حملہ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ بہت فاصلے پر ہے البتہ اس کی پراکسیز اور اڈے ہر جگہ موجود ہیں۔ قطر میں جس امریکی اڈے پر ایران نے حملہ کیا ہے اس پر اس وقت بھی 10 ہزار امریکی فوجی موجود ہیں۔ اسی طرح قطر میں 50 سے زیادہ اس کے جنگی طیارے ہیں۔

سوال: ایران نے سٹیٹ آف ہرمز کو بند نہیں کیا حالانکہ اس کی پارلیمنٹ نے منظوری دے دی تھی۔ اگر ایسا ہو جاتا تو دنیا کی معیشت کو بھی بہت نقصان پہنچتا تھا اور خصوصاً خلیج کی عرب ریاستوں کو بہت زیادہ نقصان ہونا تھا۔ کیا آپ کے خیال میں یہ ایران کا ذمہ دارانہ کردار ہے؟

رضاء الحق: سٹیٹ آف ہرمز سے پورے یورپ کو بھی تیل اور گیس جاتی ہے۔ چین کو سب سے زیادہ تیل ایران سے ہی جاتا ہے۔ اس لیے آبنائے ہرمز کو بند کرنا بہت بڑے بحران کا باعث ہوتا اور خاص طور پر خلیج کے مسلم ممالک کا بہت نقصان ہوتا، خود ایران کی معیشت کا بہت بڑا سہارا ہے، وہاں سے ایران کو آمدن حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ایران کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھانا چاہتا جس سے مسلم ممالک کے عوام اس کے خلاف ہو جائیں۔ اس کے برعکس اس جنگ میں ایران کو عالم اسلام میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

سوال: دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ امریکہ نے ایران کی تین ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر کے انہیں تباہ و برباد کر دیا ہے اور اب ایران جوہری صلاحیت حاصل کرنے کے قابل نہیں رہا۔ کیا واقعی ایران اپنے جوہری پروگرام کو رول بیک کر دے گا یا معاملہ آگے بڑھے گا؟

> **ایران کی پارلیمنٹ اور دیگر مقامات پر پاکستان تشکر کے نعرے لگے، مگر دوسری طرف پاکستان نے ایران کے دشمن کو نوبل انعام کے لیے نامزد کر دیا۔ ایسے ملک پر کون اعتبار کرے گا۔**

بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ: اطلاعات یہ ہیں کہ امریکی حملے سے پہلے ہی یورینیم کو منتقل کر دیا گیا تھا لہٰذا اس حملے میں ایران کے جوہری پروگرام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ایران اگر NPT سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ جوہری ہتھیار بنانے میں دیر نہیں لگائے گا۔ اسی طرح شمالی کوریا نے بھی ایران کو مکمل تعاون کی پیشکش کی ہے۔ لیکن اگر ایران NPT سے نہیں نکلتا تو اس کے لیے ایٹم بم بنانا مشکل ہوگا۔ دوسری طرف ایران کو یہ بھی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اگر اس نے سرینڈر کیا تو اسے سکھ سے نہیں رہنے دیا جائے گا جیسا کہ یوکرین اور جنوبی افریقہ کے ساتھ ہوا ہے۔ امریکن تجزیہ کاروں کی رائے ہے کہ ایران نے جوہری پروگرام ختم نہیں کیا بلکہ ملتوی کیا ہے اور کسی بھی وقت جوہری ہتھیار بنا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عرب ممالک، ترکی اور پاکستان کے لیے بھی مسائل پیدا ہوں گے۔ سب کے تحفظات ہیں لیکن ایران کسی صورت پیچھے نہیں ہٹے گا۔

سوال: مشرق وسطی کافی عرصہ سے بالکل ایک آتش فشاں کی طرح دہک رہا ہے۔ فلسطین میں ایک عرصہ سے مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے، یمن، لیبیا، شام اور اب ایران بھی جنگ کی نذر ہو رہا ہے۔ آپ کو مشرق وسطی کا مستقبل کا منظرنامہ کیسا دکھائی دیتا ہے؟

رضاء الحق: دورِ فتن کی احادیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو غالب امکان یہی ہے کہ ملاحم یعنی جنگوں کا دور شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب امن محض خواب بنتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ امریکہ، اسرائیل، انڈیا، چین، روس سب کے اپنے اپنے مفادات ہیں۔ احادیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ بلادِ شام کے اندر بہترین لوگ جائیں گے اور ان کی ایک جماعت جہاد کرتی رہے گی۔ احادیث میں الملحمۃ الکبریٰ کا بھی ذکر ہے۔ زمینی حقائق یہ بتا رہے ہیں کہ اس عالمی جنگ کی طرف حالات جا رہے ہیں۔ اب وقفے وقفے سے یہ جنگ بھڑکے گی اور پھر پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

سوال: آخر میں فتح کس کی ہوگی؟

رضاء الحق: احادیث میں بڑی تفصیل سے آخری دور کا ذکر ہے۔ مختلف بلاک بنیں گے، مسلمانوں کا بھی ایک بلاک ہوگا، رومیوں کے ساتھ مل کر ایک بڑی طاقت کے خلاف جنگ کا ذکر ہے جس میں فتح مسلمانوں کو ملے گی۔ پھر رومیوں کی غداری اور اس کے نتیجے میں رومیوں کے ساتھ جنگ کا بھی ذکر ہے۔ اس جنگ میں فتح مسلمانوں کی ہی ہوگی مگر مسلمانوں کا اس جنگ میں اس قدر نقصان ہوگا کہ وہ فتح کی خوشی نہیں منا سکیں گے۔ اسی دور میں حضرت مہدی تشریف لائیں گے، اور دجال کا بھی خروج بھی ہوگا۔ خراسان سے اسلامی لشکر نکلے گا اور یروشلم میں جا کر جھنڈے گاڑے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے، یہودیوں کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد اللہ کا وعدہ پورا ہوگا:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹﴾ (الصف) ''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظامِ زندگی پر، اور خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو!'' پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جائے گا اور باقی تمام ادیان کو مٹا دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ ۞۞۞

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ بریگیڈیئر (ر) رفعت اللہ: دفاعی تجزیہ نگار

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

ملی یکجہتی کونسل کے زیرِ اہتمام

قومی کانفرنس: دینی جرائد و میڈیا

مرتب: مرتضیٰ احمد اعوان

اتوار 22 جون 2025ء کو دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی چوہنگ میں ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام تنظیم اسلامی، جماعت اسلامی، البصیرہ کی میزبانی میں ''دینی جرائد و میڈیا'' کے عنوان سے ایک قومی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مختلف دینی جماعتوں کے اکابرین اور دینی جرائد کے مدیران اور ان کے نمائندگان نے شرکت کی۔ امیر تنظیم اسلامی پاکستان جناب شجاع الدین شیخ ﷾ نے قومی کانفرنس کی صدارت کی۔ نائب امیر جماعت اسلامی وسیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان جناب لیاقت بلوچ، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، جناب صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، جناب مرزا ایوب بیگ، جناب پیر غلام رسول اویسی، جناب ڈاکٹر سید علی عباس نقوی، جناب نذیر احمد جنجوعہ، جناب سید لطیف الرحمٰن شاہ، جناب مولانا وحید شاہ، جناب رضا الحق، جناب وسیم احمد، جناب خالد نجیب خان، جناب شمس الدین امجد، جناب پروفیسر میاں محمد اکرم، جناب طارق زبیری، جناب فرحان شوکت ہنجرا و دیگر شریک ہوئے۔ عبدالرحمٰن عاکف (فرزند حافظ عاکف سعید ؒ) کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد رفیق تنظیم اسلامی محترم جواد نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد محترم رضا الحق نے اس کانفرنس کے انعقاد کے مقاصد بیان کیے۔

امیر تنظیم اسلامی پاکستان محترم شجاع الدین شیخ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامک میڈیا کونسل کی تشکیل بہت اچھی تجویز ہے۔ مشترکہ ملی مقاصد کے حصول کے لیے مشترکات کو دینی جرائد میں بھی لایا جائے۔ مسلک ترجیح کے لیے ہے جبکہ تبلیغ دین کی ہونی چاہیے۔ اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ دونوں ایک مجموعہ ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ان کی آپس کی محبت کو اجاگر کیا جائے۔ اگر کسی شخصیت کے فضائل بیان کرنے میں کسی کو حجاب ہو تو وہ نہ بیان کرے لیکن سب وشتم اور تنقید کرنے والوں کا محاکمہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا متفقہ قرآن کے ترجمہ کو تمام مسالک نے قبول کر لیا ہے۔ پہلے تو صرف انکار سنت کا فتنہ تھا اب کالجز اور یونیورسٹیز میں بچوں کو باقاعدہ ملحد بنایا جا رہا ہے۔ یعنی بچوں کے عقائد خراب کیے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ ترجمہ قرآن نئی نسل میں دینی شعور اجاگر کرنے میں بہت معاون ثابت ہوگا۔ اس وقت کروڑوں بچوں کے تعلیمی نصاب کا حصہ ہے اب ملی یکجہتی کونسل بھی اس کو باقاعدہ اپنی تحریک کا حصہ بنائے۔ جس طرح 31 علماء کے 22 نکات اور مسئلہ قادیانیت پر تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہوا تھا۔ اسی طرح اس ترجمہ قرآن پر بھی سب کا اتفاق ہونا ایک سنگ میل سے کم نہیں۔ انہوں نے اسرائیل اور امریکہ کے ایران پر حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان اختلافات اپنی جگہ لیکن ہم ایران کی مملکت کے ساتھ کھڑے ہیں اور اسرائیل اور امریکہ کی جارحیت کی مذمت کرتے ہیں۔ ہمارے ان تمام مسائل کی اصل وجہ قرآن کو فراموش کرنا ہے۔ دو کام ایسے ہیں جن پر سب کا اتفاق ہے: ایک قرآن اور دوسرا نبی اکرم ﷺ کا مشن یعنی اقامت دین کی جدوجہد۔ لہٰذا ہمیں قرآن کو اپنا امام بنا کر رسول اللہ ﷺ کے اس مشن کی جدوجہد کرنی چاہیے۔

سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان اور نائب امیر جماعت اسلامی محترم لیاقت بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی دینی جرائد کانفرنس کا انعقاد خوش آئند ہے۔ اغیار ہماری تہذیب اور اسلامی اقدار پر حملہ آور ہیں۔ تمام جرائد مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی اور امت کے مسائل کے حل کے لیے راہنمائی فراہم کریں۔ ہماری کوشش ہے کہ مستقل بنیادوں پر فورمز اور کونسلز بنیں تاکہ آپس میں روابط مضبوط ہوں۔ انہوں نے سینیٹر پرویز رشید کی سینیٹ میں قادیانیوں کے حوالے سے متنازعہ بات کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسی بات کرنا آئین اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ اور اہل ایمان کے متفقہ موقف سے بھی ٹکراؤ ہے۔ کیونکہ قادیانی پاکستان کے آئین وقانون کو نہیں مانتے اور مسلسل یہاں پر خرابیاں پیدا کر رہے ہیں۔ حکومت کو پرویز رشید کے اس بیان کا نوٹس لینا چاہیے۔

نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے کہا کہ دینی مشترکات پر متحد ہونا ناگزیر ہے۔ ملی یکجہتی کونسل کے مقاصد امت مسلمہ کے حقیقی مقاصد ہیں۔ اور قرآن وحدیث کا راستہ وحدت کا راستہ ہے۔ امت میں اختلاف شروع سے چلا آرہا ہے لیکن اس کی بنیاد پر کسی کو کافر وفاسق قرار دینا ہمارے دین کی تعلیمات نہیں ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے زیر نگرانی متفقہ ترجمہ قرآن بہت عمدہ کاوش ہے۔ تمام مسالک کے اس پر دستخط موجود ہیں۔ ملی یکجہتی کونسل کی کوشش ہے کہ قرآن وسنت کے مسلمات کو معیار بنایا جائے۔ ملی یکجہتی کونسل قرارداد مقاصد اور 31 علماء کے 22 نکات کے تسلسل کی ایک کڑی ہے۔ کونسل مشترکہ وحدت کے قیام میں معاون بنے گی اور لوگ اس معاشرے کو تقسیم نہیں کر سکیں گے۔

چیئرمین علماء کونسل پاکستان صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی نے کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اتحاد امت کے داعی تھے۔ میرے والد ضیاء الحق قاسمیؒ سے ان کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ الحمدللہ آپ لوگ ڈاکٹر صاحبؒ کے مشن کو لے کر چل رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملے کی تمام دینی جماعتوں نے مذمت کی ہے جو ایک خوش آئند اقدام ہے۔ ہمیں اپنے جرائد و میڈیا میں اور سوشل میڈیا پر زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ زیادہ تر میڈیا پر یہود کا قبضہ ہے۔

صدر نشین البصیرۃ اسلام آباد محترم ڈاکٹر سید علی عباس نقوی نے کہا کہ آج امت کو مختلف محاذوں پر آزمائش کا سامنا ہے۔ دینی جرائد اتحاد امت کے لیے بڑا اچھا کام کر سکتے ہیں، مظلوم مسلمانوں کے لیے آواز بلند کر سکتے ہیں۔ اس وقت ایران پر اسرائیل اور امریکہ کا حملہ عالم اسلام پر حملہ ہے۔ شیطان بزرگ (امریکہ) کا اصل ٹارگٹ ایران میں اسلامی انقلاب کو مٹانا ہے۔ دینی جرائد دینی شعور اور دینی ہم آہنگی کو اجاگر کرنے میں

اہم کردار ادا کریں۔ توحید، رسالت اور آخرت ہمارے مشترکہ عقائد ہیں۔ ہمیں آپس میں رابطے مضبوط کرنے چاہئیں۔ ضابطہ اخلاق کی تشکیل کی ضرورت ہے۔ جرائد میں قائدین اور لکھاری حضرات ایک دوسرے کے مضامین شائع کروائیں۔

محترم میاں اکرم نے کہا کہ سارے لوگ دینی پیغام پہنچانے کے لیے کاوشیں کررہے ہیں۔ ہمارا رسالہ اساتذہ کے لیے ہے جس میں ہم اساتذہ کی تربیت کررہے ہیں۔ ہمیں اپنے جرائد میں امت کے مسائل، دینی مسائل اور قومی وملی معاملات جیسے موضوعات شائع کرنے چاہئیں۔ ملی یکجہتی کونسل کے فورم سے ہم نوجوانوں اور عامۃ الناس کو دین کی طرف لانے میں کردار ادا کرسکتے ہیں۔

محترم نور اللہ صدیقی نے کہا کہ دینی جماعتوں کے سربراہان کی نگارشات اپنے مجلات میں شیئر کریں۔ مستند معلومات کے لیے ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرنا چاہیے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے فیک نیوز کا فتنہ ہمارے اتحاد کو نقصان پہنچا رہا ہے اس کے لیے ہمارا اپنا میڈیا سیل ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے جرائد میں سائنس وٹیکنالوجی کے حوالے سے مضامین شائع کرنے چاہئیں۔

محترم ظہیر الحسن کربلائی نے کہا کہ کونسل کے تحت ایک مشترکہ مجلہ بھی شائع ہونا چاہیے۔ قومی کانفرنس ہر تین ماہ بعد منعقد ہونی چاہیے۔

مشترکہ اعلامیہ

کانفرنس میں شریک تمام شرکاء نے باہمی طور پر ملی یکجہتی کی ضرورت اور فرقہ واریت اور باہمی اختلافات کو ختم کرنے پر زور دیا اور اس ضرورت کو محسوس کیا کہ ملی یکجہتی کونسل کے تحت تمام جماعتوں کے جرائد کا آپس میں باہمی رابطہ ہونا چاہیے اور اسلامک میڈیا کونسل تشکیل دی جائے۔ دینی جرائد کے لئے ضابطہ اخلاق مرتب کیا جائے تاکہ باہمی اختلافات کو پس پشت ڈال کر امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا جاسکے۔ اس مجوزہ کونسل کے لیے کچھ شرائط کو طے کیا جائے۔ کانفرنس نے یہ بھی طے کیا کہ اس حوالے سے اجلاس تسلسل کے ساتھ منعقد کیے جائیں۔

ملی یکجہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل نے تجویز دی کہ 2019ء میں کونسل بنانے کی تجویز دی گئی تھی مگر بوجوہ اس پر کام نہیں ہوسکا تھا۔ اسٹیرنگ کمیٹی اب اس کے احیاء کے لیے کام کرے۔ اور اس کے ٹی او آرز طے کرنے کے لیے تحریری تجاویز پیش کرے، جس پر ملی یکجہتی کے آئندہ اجلاس میں منظوری دی جاسکے۔ یہ کام صدر نیشن البصیرۃ سید علی عباس نقوی کے زیر رہنمائی کیا جائے۔

کانفرنس میں سینیٹر پرویز رشید کی جانب سے سینٹ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف بات کرنے کی مذمت کی گئی۔ اسرائیل اور امریکہ کی ایران پر حملوں کی بھرپور مذمت کی گئی۔

کانفرنس نے دینی جرائد کے حوالے سے تجاویز دیں کہ اسلامک میڈیا کونسل دینی جرائد کے لئے ایک ضابطہ اخلاق مرتب کرے۔ مشترکہ ملی مقاصد کے حصول کے لئے مشترکات کو دینی جرائد میں لایا جائے دینی جرائد مشترکہ موضوعات پر مشتمل مضامین ایک دوسرے کے جرائد میں شائع کریں۔ دینی جرائد امہ کے مسائل، قومی، معاشی، معاشرتی، علمی مسائل، نوجوانوں اور اولاد کی تربیت کے موضوعات کو بھی شامل کریں۔ جرائد میں ایسے مضامین شامل کیے جائیں جو ملی یکجہتی کونسل کو مستحکم بنادیں۔ ❁❁❁

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

الغرض اگر سابقہ آسمانی شرائع کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہود ونصاریٰ کے لیے نہ صرف اسلامی ریاست میں بلکہ ان کی اپنی ریاستوں میں بھی سودی لین دین جائز نہیں ہے' جبکہ اسلامی ریاست میں تو انہیں ''سدِ ذریعہ'' کے اصول پر بھی سودی لین دین کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور یہ اصول تمام اقلیتوں پر لاگو ہوگا خواہ وہ سابقہ آسمانی شرائع کو ماننے والی ہوں یا نہ ہوں۔

رابعاً: آئین پاکستان اور اس کے تحت قانون کے اطلاق کے دائرہ کے لیے ''پاکستان کے تمام شہری'' کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح پنجاب کے نجی سود کی ممانعت کے ایکٹ 2007ء کا اطلاق پنجاب میں مقیم تمام شہریوں پر ہوتا ہے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1161 دن گزر چکے!

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

''(بر مکان محمد حلیم صاحب) میاندم روڈ خیر آباد ضلع سوات، حلقہ مالاکنڈ''

12 تا 18 جولائی 2025ء (بروز ہفتہ بعد نماز عصر تا بروز جمعۃ المبارک 12 بجے)

مبتدی وملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہورہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کرکے تشریف لائیں: ☆اسلام کا انقلابی منشور ☆جہاد فی سبیل اللہ ☆تنظیم اسلامی کی دعوت سہ ورقہ (عملی مشق)

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

18 تا 20 جولائی 2025ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس

کا انعقاد ہورہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کرکے تشریف لائیں۔ ☆ منہج انقلاب نبوی ﷺ (صفحات: 1 تا 90)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0345-9188361/ 0343-0912306

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-(042)35473375

ٹرمپ کو امن کے نوبل پرائز کی سفارش اور صہیونیت کی ذلت آمیز شکست

ابو موسیٰ

مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت نے امریکہ کے صدر ٹرمپ کو نوبل امن پرائز کی سفارش کی ہے جبکہ صدر ٹرمپ نے اہلِ غزہ کے قتلِ عام سے مکمل طور پر فارغ ہونے سے پہلے ہی اسلامی جمہوریہ ایران پر بدترین حملہ کر دیا۔ یہ شخص ہزاروں فلسطینیوں اور ایرانیوں کا قاتل ہے مگر حکومتِ پاکستان کا تو واحد سہارا یہی ہے۔ خوشامد، چاپلوسی اور کاسہ لیسی کی بھی کوئی حد ہونا چاہیے، کس طرح ذاتی اقتدار کے لیے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کچلے گئے اور اُمت مسلمہ کے مفاد کا بے دریغ قتل ہوا۔ آپ اُس شخص کو عالمی سطح پر نوازنے اور امن کا اعلیٰ ترین اعزاز دینے کی سفارش کر رہے ہیں جس کے ہاتھ غزہ میں آپ کے مسلمان بھائیوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون! یہ کام نہ مصر کے حکمران جرنیلی ٹولے نے کیا، نہ سعودی عرب کے شاہی خاندان نے کیا حالانکہ اُن کی حکومتیں بھی ٹرمپ سرکار کے سہارے سے قائم ہیں لیکن وہ اِس حد تک نہیں گرے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کی یہ بات صدفی صد درست معلوم ہوتی ہے کہ مسلمان حکومتیں اگرچہ عوامی سطح پر ہمارے خلاف بیان دیتی ہیں لیکن حقیقت میں یعنی پالیسی کے حوالے سے ہم سے متفق ہی نہیں ہماری معاون بھی ہے گویا اس حد تک آزادی امریکہ نے مسلمان حکومتوں کو خود ہی دی ہوئی ہے کہ وہ اسرائیل اور امریکہ کے خلاف بیان بازی کر لیا کریں۔ اللہ ہمیں ہدایت دے اور ہم منافقت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تائب ہو جائیں۔

جہاں تک ایران اسرائیل جنگ کا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ ایران یہ جنگ جیت چکا ہے۔ ایران نے اسرائیل ہی کو نہیں درحقیقت صہیونیت کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا ہے۔ جنگ کے آغاز اور دوران میں ایران کو اخلاقی فتح حاصل تھی لیکن اب وہ ہر لحاظ سے فاتح ہے۔ امریکہ کا جنگ میں کودنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ایران سے لڑنا اسرائیل کے بس کی بات نہیں۔ دعویٰ یہ کیا گیا کہ اسرائیل نے امریکہ کی آشیرباد سے یہ جنگ اس لیے چھیڑی کہ ایران کو ایٹم بم بنانے سے روکا جا سکے یہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کم از کم اس دور کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اوّل تو راقم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ اگر امریکہ، برطانیہ، فرانس، چین، روس، بھارت اور پاکستان ایٹم بم بنا سکتے ہیں تو پھر یہ ایران کے لیے حرام کیوں ہے؟ یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ ایران کا دشمن اسرائیل بھی عرصہ ہوا کولڈ ٹیسٹ کر کے ایٹمی قوت بن چکا ہے دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے امریکہ نے اُسے ایٹمی دھماکہ کرنے سے روکا ہوا ہے ورنہ اسرائیل بھی مکمل طور پر ایٹمی قوت ہے۔ پھر یہ کہ ایران خود ایٹم بم بنانے سے انکاری ہے۔ کسی کو اختلاف ہو سکتا ہے لیکن دنیا جانتی ہے کہ ایران کے سپریم کمانڈر اور روحانی سربراہ خامنہ ای ایٹم بم بنانے کو غیر شرعی فعل سمجھتے ہیں۔ پھر یہ کہ تمام عالمی ایجنسیاں یہ رپورٹ کر چکی ہیں کہ ایران ایٹم بم بنانے کی پوزیشن میں ہی نہیں ہے۔ ایران ابھی تک یورینیم کو اُس سطح تک enrich ہی نہیں کر سکا کہ ایٹم بم بنایا جا سکے۔ امریکہ اور اسرائیل کا یہ اُسی طرح کا الزام ہے جیسا سابق امریکی صدر جارج بش نے عراق کے پاس WMD ہونے کا جھوٹا الزام لگا کر عراق پر حملہ کر دیا تھا اور عراق کو تباہ و برباد کر دیا گیا اور بعد میں اعتراف کر لیا کہ عراق کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار نہیں تھے۔ ایران کے حوالے سے بھی ایسا ہی مسئلہ ہے درحقیقت نادیدہ قوتوں کو ایران میں اسلام کا نام لینے والی حکومت جو مرگ بر امریکہ اور مرگ بر اسرائیل کا نعرہ لگاتی ہے اور القدس کی آزادی کا مطالبہ رکھتی ہے کسی صورت منظور نہیں۔

درحقیقت ان نادیدہ قوتوں کا اصل مقصد اور ایجنڈا ایران میں رجیم چینج کا ہے۔ وہ ایران میں ایک سیکولر حکومت لانا چاہتے ہیں جو امریکہ اور اسرائیل کے مقاصد کو پورا کرے۔ اسرائیل نے ایران میں جاسوسی کا ایک بہت وسیع نیٹ پھیلایا ہوا تھا یہاں اس حقیقت کا اعتراف لازم ہے کہ اتنی زبردست جنگ لڑنے والی ایرانی حکومت انٹیلی جنس کے حوالے سے مکمل طور پر ناکام تھی۔ اسرائیل نے پہلے دن حملہ کر کے جو ایران کی صفِ اوّل کی عسکری قیادت کا صفایا کیا تھا، حیرت کی بات ہے کہ وہ ایران کے اندر سے بعض غداروں کی معاونت سے کیا گیا تھا۔ ایران جس سے ماضی میں ہمیشہ پاکستان پر بھارت کو ترجیح دی اور کلبھوشن یادیو جیسے بھارتی جاسوس ایرانی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال کرتے رہے ہیں۔ ایران پر اب واضح ہو گیا کہ کون اُس کا دشمن اور کون دوست ہے۔ بھارت ایران کے سامنے بُری طرح بے نقاب ہوا۔ بھارت نے ایران میں ایسے لوگ چھوڑے ہوئے تھے جو اسرائیل کے لیے جاسوسی کرتے تھے۔ اب بھارتیوں کو ایران سے نکالا جا رہا ہے وہ چاہ بہار بندرگاہ جسے ایران نے بھارتیوں کے لیے کھلا چھوڑا ہوا تھا اب اُس بندرگاہ سے بھی بھارتیوں کو نکالا جا رہا ہے خدا جانے مسلمان حکمرانوں کو یہ بنیادی بات کیوں سمجھ نہیں آتی کہ ہندو، یہودی، عیسائی کبھی مسلمانوں کے سجن نہیں ہو سکتے۔ اب ایرانیوں کے سامنے ہندوستان کے حکمرانوں کی اصلیت آئی ہے تو پارلیمنٹ میں پاکستان کے حق میں نعرے لگائے گئے ہیں اور تشکر کا اظہار کیا گیا۔ بہرحال غلطیاں انسانوں سے سرزد ہوتی ہیں اور یہ ایرانیوں کی بڑی بنیادی غلطی تھی کہ وہ ہندوستان کو دوست سمجھ بیٹھے تھے۔

ایران اسرائیل جنگ کے حوالے سے آگے بڑھنے سے پہلے راقم اس بات کا برملا اعتراف کرے گا کہ ایران اسرائیل جنگ کے نتیجہ کے حوالے سے دوسرے تجزیہ نگاروں کی طرح راقم کی بھی رائے یہ تھی کہ ایران اس جنگ میں اسرائیل کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور خدانخواستہ شکست سے دوچار ہوگا لیکن ایران نے جرأت، بہادری اور درست سٹریٹیجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسرائیل کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ خود اسرائیل اور امریکہ اس زعم میں مبتلا تھے کہ ایران تو ہمارے لیے نرم چارہ ہے جو ہم بمباری سے ایران کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے جس پر ایران کے عوام اپنی حکومت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ہم ایران میں ایسی حکومت لانے میں کامیاب ہو جائیں گے جو امریکہ اور اسرائیل کے حق میں ہوگی۔

یہ سطور درج ہو رہی تھیں کہ اس خبر نے دنیا میں ہلچل مچا دی کہ امریکہ کے B-2 طیاروں نے ایران کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر دیا ہے گویا امریکہ اس جنگ کا حصہ بن گیا اور شاید معاملہ تیسری عالمگیر جنگ کی طرف بڑھ جائے لیکن اس حملہ کے بعد صدر ٹرمپ نے جو بیان دیا کہ ہم نے ایران کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دیا ہے۔ اب ایران زندگی بھر ایٹم بم نہیں بنا سکے گا لہٰذا اب مزید جنگ جاری

رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اصل ہدف حاصل کرلیا گیا تو بات دنیا پر واضح ہوگئی کہ اسرائیل کو درحقیقت فیس سیونگ دی گئی ہے اور اب اسرائیل امریکہ کے ذریعے جنگ بندی چاہتا ہے۔ اس لیے کہ اگر امریکی حملے اور ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیے بغیر جنگ بندی کروا دی جاتی تو جارح اسرائیل سے دنیا اور خود اُس کے عوام پوچھتے کہ بغیر کوئی ہدف حاصل کیے یہ تباہی اور بربادی کیوں مول لی گئی۔ اگرچہ حقیقت تو دنیا جان چکی ہے لیکن امریکہ اور اسرائیل کے پاس جھوٹ سچ کچھ کہنے کو تو ہے۔

قارئین کرام یہاں دو اسلامی ممالک کے مابین فرق کو نوٹ کریں۔ ایک اسلامی ملک غزہ کے مسلمانوں کے قاتل اسرائیل اور سرپرست امریکہ سے جنگ کرتا ہے، اپنا اقتدار جان و مال اور ملک و قوم کی سلامتی اُس جنگ میں جھونک دیتا ہے اور دوسرا اسلامی ملک غزہ کے مسلمانوں کے اصل قاتل اور اُنہیں اپنے دیارِ عزیز سے ہجرت کرنے کے مشورہ دینے والے صدر ٹرمپ کو نوبل کے امن پرائز کی سفارش کر رہا ہے۔ اس لیے کہ وہ جنگ بند کروا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ خدانخواستہ پاک بھارت جنگ میں بھارت کی فتح نظر آرہی ہوتی اور پاکستان شکست کھا رہا ہوتا تو ٹرمپ کبھی اور کسی صورت سیز فائر کرواتا اور اب اگر اسرائیل جنگ جیت رہا ہوتا اور ایران خدانخواستہ شکست کھا رہا ہوتا تو پھر ٹرمپ کیا کر رہا ہوتا وہ تو شروع ہی میں ایران کو کہہ رہا تھا کہ ایک ہی حل ہے تم غیر مشروط طور پر سرنڈر کرو۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ذاتی مفاد اور اقتدار کی لالچ میں قومی ملی اور دینی مفادات کو تج کر دینا شرمناک فعل ہے۔ اب سیز فائر ہو چکی ہے۔ اسرائیل جنگ بندی کے لیے مرا جا رہا تھا لہٰذا امریکہ نے اپنی طرف سے اسرائیل کی عزت رکھنے کے لیے ایک ڈرامار چایا، بہرحال تاریخ ایران ہی کو اس جنگ کا فاتح قرار دے گی۔ ایران نے ثابت کیا ہے کہ وہ مسلمان ممالک میں سے وہ واحد ملک ہے جس نے اسلام دشمنوں کے تمام عزائم کو زمین بوس کر دیا۔

اب راقم قارئین کی توجہ عالمی سیاست کے ایک ایسے پہلو کی طرف کروانا چاہتا ہے جو اکثریت کی نظروں سے اوجھل ہے اور اُس کی وجہ سے خاص طور پر عوامی سطح پر بڑی مایوسی اور بددلی محسوس کی جاتی ہے اگرچہ اُس کی تاریخی وجوہات ہیں۔ درحقیقت قریباً 2 بلکہ 3 صدیوں سے عالمی سطح پر مسلمان زوال کے شکار ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے براعظم ایشیا کے بڑے ملک ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہوئی، فاتح انگریز حکمران بن گیا۔

دوسری طرف سلطنت عثمانیہ پہلے کمزور اور مفلوج ہوئی پھر اپنوں نے ہی خلافت کے ادارے کے خاتمے کا باقاعدہ اعلان کر کے ملت اسلامی کی کمر میں ایسا خنجر گھونپا کہ ابھی تک ملت کے جسد سے خون رس رہا ہے اور زخم ہرا ہے۔

پاکستان ہی نہیں عالم اسلام میں عوام اور خواص اس حقیقت کو سمجھیں کہ نظامِ خلافت کو اپنائے بغیر امت مسلمہ کے زوال کے خاتمے اور عروج کا سوچنا بھی حماقت ہے۔ البتہ یہ نظامِ خلافت ایسا ہو جس کا اگرچہ ہر پہلو، ہر زاویہ شریعتِ محمدی ﷺ کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو اور حقیقی و عملی طور پر شریعت کی بالادستی ہو لیکن عصرِ حاضر کے تقاضوں سے بھی لاتعلق نہ ہو۔ حکمران صحیح معنوں میں عوام کے چنیدہ ہوں۔ زبردستی اور جبر شجر ممنوعہ ہو، اس حوالے سے خلفائے راشدین اور تابعین کے دور کی ایک ایک مثال ہی کفایت کرے گی۔ حضرت عمرؓ کو دوران حج جب یہ بتایا گیا کہ کچھ لوگ باتیں کر رہے ہیں کہ آپؓ کے بعد فلاں کو خلیفہ بنالیں گے تو آپؓ کا برجستہ جواب تھا یہ تو عوام کا حق ہے کہ وہ اپنا خلیفہ منتخب کرے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کو جب خلیفہ نامزد کیا گیا تو آپؒ نے اپنی نامزدگی کا رَد کر کے ایک وسیع تر شوریٰ کا اجلاس طلب کیا جس نے اُنہیں خلیفہ منتخب کیا۔ قوم وملت کے حوالے سے تاریخ کے تناظر میں جو مایوسی اور بددلی کا ذکر ہوا ہے تو عرض ہے کہ ہم اگر گزشتہ 5 سالوں پر نگاہ ڈالیں گے تو بڑی حوصلہ افزا خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ (1) افغان طالبان نے امریکہ کو شکست فاش دی اور ذلیل و خوار کر کے افغانستان سے نکلنے پر مجبور کیا۔ (2) شام میں بشار الاسد کی اسلام دشمن اور مسلمانوں کی قاتل حکومت کا خاتمہ ہوا۔ (3) پاکستان نے بھارت کو شکست فاش دے کر فتح و کامرانی حاصل کی۔ (4) آخری اور شاید سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ ایران نے بھارت، اسرائیل اور امریکہ کے اسلام دشمن اتحادِ ثلاثہ کے مکروہ عزائم کو زمین میں دفن کر دیا۔ لہٰذا ملت اسلامیہ اپنی حربی صلاحیتوں کے ساتھ نظامِ خلافت کی طرف بڑھے تو کفر جو اِس وقت ملتِ واحدہ کی صورت اختیار کر چکا ہے تو جھوٹ اور فریب کی اس بڑی سلطنت کو جس نے اس وقت دنیا کو اپنے شکنجہ میں لیا ہوا ہے، اُسے اپنے پاؤں تلے روندا جا سکتا ہے۔

آج ہمیں اِس حکایت کو حقیقت کا روپ دینا ہوگا کہ ایک بوڑھے لکڑ ہارے نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ ایک لکڑی لاؤ اور اُسے توڑو سب نے اُسے آنکھ جھپکتے توڑ دیا پھر کہا کہ بہت سی لکڑیوں کا ایک گٹھا بناؤ اور اُسے توڑو کوئی نہ توڑ سکا۔ یہ ایک اہم سبق ہے جو 60 ملکوں میں منتشر امتِ مسلمہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تمہاری بقا اور سلامتی اتحاد میں ہے اور نظامِ خلافت تمہارے استحکام کی ضمانت ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی کی مقامی تنظیم بنوری ٹاؤن کے معتمد جناب عبدالرب چودھری کی ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر ڈائگنوس ہوا ہے۔

برائے بیمار پرسی: 0321-2633000

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

سید احمد حسن صاحب بھی خالقِ حقیقی سے جا ملے!

تنظیم اسلامی کے معتمد عمومی سید احمد حسن عرصۂ حیات مکمل کر کے اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○

سید صاحب، ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دیرینہ ساتھی، تنظیم اسلامی کے تاسیسی رکن اور عرصۂ دراز سے معتمد عمومی کے فرائض بڑی جانفشانی سے سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار اور خوش طبع انسان تھے۔ ہردم ایک دلکش مسکراہٹ ہر ملنے والے کو بھی خوشگوار کر جاتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اقامتِ دین کے لیے خدمات کو قبول فرمائے۔ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کی بتقاضائے بشری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

سیدنا عمر فاروق ؓ سیرت و کردار کا روشن باب

محمد عبدالمتعالی نعمان

امیر المومنین، خلیفۂ دوم، مرادِ رسولؐ، عشرۂ مبشرہؓ کے بزم نشین، امام عادل، فاروق اعظم، سیدنا حضرت عمرؓ بن خطاب قریش کی مشہور شاخ بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا نام عمرؓ، لقب فاروق اور کنیت ابو حفص تھی۔ والد کا نام خطاب بن نفیل اور آپ کی والدہ کا نام خنتمہ تھا۔ یہ عرب کے مشہور سردار ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت پر آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے۔ قریش کی سفارت اور مقدمات کی ثالثی کا عہدہ آپؓ کے خاندان سے مخصوص و متعلق تھا۔

آغاز شباب ہوا تو نسب دانی، تیر اندازی، سپہ گری، پہلوانی اور خطابت میں خصوصی مہارت حاصل کی۔ انتہائی نڈر اور بہادر تھے اور اکثر عکاظ کے میلے میں اپنے کمالات کا مظاہرہ کرتے تھے۔ آپؓ کا شمار عرب کے ان چند افراد میں ہوتا تھا، جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ذریعۂ معاش تجارت تھا، چنانچہ اس ضمن میں حضرت عمر ؓ نے عراق، شام اور مصر کے متعدد سفر کئے جن سے آپؓ میں تجربہ کاری اور معاملہ فہمی کے اوصاف میں نکھار پیدا ہوا۔ نبوت کے چھٹے برس مشرف بہ اسلام ہوئے اور دربارِ رسالت سے ''فاروق'' کا خطاب حاصل کر کے تاریخ عالم کی فقید المثال شخصیات میں داخل ہو گئے، جنہیں انگلیوں پر گنا جا سکے۔

حضرت عمر ؓ کے اسلام لانے سے قبل تقریباً چالیس افراد دولتِ اسلام سے فیض یاب ہو چکے تھے۔ آپؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں نے علانیہ خانہ کعبہ میں نماز ادا کی۔ حضرت عمر ؓ کو اسی جرأت پر ''فاروق'' کا لقب عطا ہوا۔ تاریخ شاہد ہے کہ فاروق اعظم ؓ کو سید عرب و عجم، رحمتِ دو عالم، خاتم النبیین، نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کریم سے دامن دعا پھیلا کر مانگا تھا۔ آپؓ کے قبول اسلام کے بعد اسلام کی شوکت و سطوت کا آغاز ہوا اور زمین و آسمان کے اہلِ حق شاداں و فرحاں تھے۔

جو اپنے مرشد کریم ﷺ کی نگاہِ لطف و کرم کا تارا تھا، جسے آغوشِ نبوت نے بڑے اہتمام اور ناز سے سنوارا تھا۔ جس کی ہجرت علانیہ اور نصرتِ الٰہی سے معمور تھی۔ جس کی زبان سے، حق گویا تھا۔ جس کے دل پر انوار الٰہی کا نزول ہوا کرتا تھا۔ جس کا شمار عالم، محدث، مفسر اور مجتہد اکابر صحابہؓ میں تھا۔ جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر اور جو چراغ اہلِ جنت ہے، جس کا وقار آسمان دنیا کا ہر فرشتہ کرتا ہو۔

اپنے آقا و مولیٰ سے جس کے ادب و نیاز نے عشق کو نیا ذوق جمال بخشا تھا جس کے دُرّے کی ہیبت سے باطل ہر وقت لرزہ بر اندام رہتا تھا، جس کے پیوند لگے لباس کے رعب سے شاہانِ عالم پر کپکپی طاری رہتی تھی۔ جس گلی سے وہ گزرتا، وہاں سے ابلیس بھاگ جاتا تھا، جس کی وسیع و عریض سلطنت میں کوئی بھوکا نہیں سوتا تھا، جس کی رعایا رات کو آرام کرتی اور وہ خود ''راتوں'' کو جاگ کر رعایا کی خبر گیری کیا کرتا تھا۔ جس کی درویشی اور فقر غیور نے انسانوں کو عزت نفس اور خودداری کا درس دیا۔ حق گوئی و بے باکی جس کی سرشت تھی۔ وہ خود بھی حق گو تھا اور دوسروں کی حق گوئی سے خوش ہوتا تھا۔ جس کا نام نامی آج بھی عدل و انصاف، دیانت و امانت، حق گوئی و بے باکی اور جرأت و استقامت کا جلی عنوان بن کر چمک رہا ہے۔

حضرت عمرؓ بن خطاب سابقون الاولونؓ اور عشرہ مبشرہؓ میں شامل ہیں۔ 500 پانچ سو سے زائد احادیث مبارکہ آپؓ سے مروی ہیں۔ آپ ایک عظیم عادل حکمراں، فاتح سیاست داں و مدبر اور منتظم بھی تھے۔ پیچیدہ فقہی مسائل میں آپؓ کی مجتہدانہ رائے تمام عقدے کھول دیا کرتی، یہ حرف آخر کی حیثیت رکھتی تھی۔

آپؓ فصیح و بلیغ خطیب تھے اور سخن فہمی کا عمدہ ذوق رکھنے کے ساتھ ساتھ شعرائے عرب کے کلام پر تنقیدی نگاہ رکھتے تھے۔ آپؓ کے حکیمانہ مقولے آج بھی عربی ادب کی جان ہیں۔ سیدنا حضرت عمر ؓ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ آپ کی فضیلت و برتری اور عظمتِ شان سے متعلق بہت سی احادیث مبارکہ وارد ہیں، آپؓ مرادِ رسولؐ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے لیکن میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (ترمذی)

آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت اطہارؓ سے سیدنا عمر ؓ والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ جس کے ان گنت واقعات تاریخ و کتب سیرت کی زینت ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں آپؓ خاتم النبیین ﷺ کے انتہائی قریب اور مشیر خاص رہے اور تمام معرکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تمام غزوات میں نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے عہد خلافت میں بھی ان کے دستِ راست، مشیر اور قاضی رہے۔ خلیفۂ رسول، افضل البشر بعد از انبیاء، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے وصال کے بعد خلافتِ راشدہ کی باگ ڈور سنبھالی اور زندگی کے ہر شعبے میں اصلاحات کیں۔ جن سے اقوام عالم ہمیشہ فیض یاب ہوتی رہیں گی۔

فاروقِ اعظمؓ نے اپنے مبارک دور میں بہت سی سیاسی، انتظامی، معاشی، معاشرتی اور تمدنی اصلاحات ایجاد فرمائیں ان کو اولیات عمرؓ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں۔ بیت المال کا قیام، سن ہجری کا آغاز، امیر المومنین کا لقب اختیار کیا، عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے۔ فوجی دفتر ترتیب دیئے اور فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ مردم شماری کرائی، ملک کی پیمائش کا قاعدہ جاری کیا۔ جیل خانہ جات اور پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ نہریں کھدوائیں، کئی شہر آباد کرائے، مثلاً کوفہ، بصرہ، فسطاط (قاہرہ) وغیرہ، رضا کاروں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

دیگر ملکوں کے تاجروں کو ملک میں آنے اور تجارت کی اجازت دی، راتوں کو گشت کر کے رعایا کا حال معلوم کرنے کا طریقہ نکالا، پرچہ نویس مقرر کئے، مسافروں کے لئے کنویں اور سرائے تعمیر کئے، ریاست کو باقاعدہ صوبوں میں تقسیم کیا، وظائف کا اجراء کیا۔ مفلوک الحال غیر مسلموں کے لئے روزینے مقرر کئے۔ ہجو اشعار کہنے والوں کے لئے تعزیر مقرر کی۔

نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیا۔ نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر سب کا اجماع کیا۔ مساجد کے اماموں اور موذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں وغیرہ وغیرہ۔ اپنے ہی دورِ خلافت میں اس وقت کی سپر پاورز روم و ایران کو شکست فاش دی اور یوں قیصر و کسریٰ کی شہنشاہیت کے تاریک دور کا خاتمہ ہوا۔ آپؓ نے نظم حکومت کو ایسا انصاف عطا کیا کہ جس پر انسانیت کو ہمیشہ ناز رہے گا۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم ؓ نے اپنے دورِ خلافت میں ایک ہزار سے زائد شہر مع ان کے مضافات اپنے حسن تدبّر سے فتح کئے اور وہاں قرآن و سنت کا حقیقی نظام نافذ فرمایا۔

خلیفۂ ثانی، مرادِ رسولؐ سیدنا عمر فاروق ؓ نے اپنے عہد زریں میں یوں تو اسلام اور مسلمانوں کو بڑی عظمت بخشی، مگر انہوں نے اسلامی قلمرو کے ڈانڈے ایک طرف

مصر سے ملحق افریقی صحراؤں سے ملا دیئے تو دوسری طرف عراق وشام وایران کے طول وعرض سے گزر کر افغانستان کے شہر کابل تک پہنچ گئے تھے اور ایک ایسی وسیع سلطنت قائم کردی تھی، جس کی مثال تاریخ نے شاید ہی کبھی دیکھی ہو۔ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ 22 لاکھ مربع میل کے مقتدر فرماں روا تھے، لیکن آپؓ کے تقویٰ، سادگی اور زہد و قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپؓ کے کرتے پر کئی پیوند لگے ہوتے اور غذا میں خشک روٹی اور کھجور کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

آپؓ کی خلافت اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور رحمتِ واسعہ کا ایک عجیب نمونہ تھی جو کمالات رسول خدا ﷺ کی تعلیم وتربیت نے آپؓ کی ذاتِ مبارکہ میں پیدا کردیئے تھے ان کے ظہور کا پورا موقع زمانہ خلافت ہی میں ظاہر ہوا۔ جو وعدے حق تعالیٰ نے پیغمبر اعظم و آخر ﷺ سے کئے تھے اور جو پیش گوئیاں قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ میں غلبۂ دین، ظہور ہدایت اور فتوحات کی مذکور ہیں، وہ بہ حسن وخوبی آپؓ کی خلافت میں مکمل ہوئیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا ہمارے لئے فتح مبین تھا۔ آپؓ کی ہجرت ہمارے لئے نصرت الٰہی تھی۔ آپؓ کی خلافت سراپا رحمت تھی۔ (ابن سعد)

اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی اور احساس ذمہ داری کا احساس اتنا شدید تھا کہ آپؓ فرمایا کرتے تھے۔ اگر ساحل فرات پر کوئی کتا بھی بھوک پیاس سے مرگیا تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔ آپؓ کی شخصی عظمت کا اعتراف اپنوں کے علاوہ اغیار بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ اپنے دورِ خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلامی حکمرانی کا جو نمونہ پیش کیا۔ بڑے بڑے عالموں، مورخوں، جرنیلوں اور سیاست دانوں نے ہمیشہ اسے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے دنیا کے حکمرانوں کے لئے لائق تقلید نمونہ قرار دیا ہے۔

یکم محروم الحرام شہادت کے بعد آپؓ اپنی آرزو اور تمنا کے مطابق روضہ نبویؐ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔ اور یوں جس طرح زندگی میں حضور ﷺ کی معیت حاصل تھی، بعد از شہادت بھی شافع محشر ﷺ کی معیت حاصل ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہ صرف اسلامی تاریخ بلکہ تاریخ عالم کا روشن ترین اور درخشاں باب ہیں۔ آپؓ کا نام نامی آج بھی جرأت واستقامت، حق گوئی وبیباکی اور عدل وانصاف کا مہکتا استعارہ اور ضرب المثل بنا ہوا ہے۔ ❁❁❁

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19 تا 23 جون 2025ء)

جمعرات 19 جون: صبح مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبہ تعلیم وتربیت اور شام کو شعبہ نظامت کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 20 جون: صبح شعبہ قانونی وانتظامی امور ورابطہ اور شعبہ نشر واشاعت کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ قبل از نماز جمعہ مشیر خصوصی ایوب بیگ مرزا صاحب کے ساتھ مختصر ملاقات کی۔ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں تقریر اور جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ جمعہ کی نماز بھی پڑھائی۔ دوپہر کو شعبہ سمع وبصر کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو محترم قمر سعید قریشی صاحب کی عیادت کا ارادہ تھا، لیکن ان کی طبیعت کے پیش نظر ان کے صاحبزادے سے فون پر ہی خیریت دریافت کی۔ بعد ازاں معتمد عمومی، محترم سید احمد حسن صاحب کی عیادت کے لیے ان کے گھر جانا ہوا۔

ہفتہ 21 جون: صبح حلقہ ساہیوال کے دعوتی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ دن کو ساہیوال بار ایسوسی ایشن کے تحت ''قرآن حکیم کا پیغام'' کے موضوع پر خطاب کیا اور شرکاء کے ساتھ سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ مقامی نظم کی طرف سے مدعو علماء کرام سے ظہرانہ پر ملاقات ہوئی۔ مشترکات پر کلام، علماء سے رابطہ کے حوالہ سے تنظیم کی پالیسی کا تذکرہ، حالات حاضرہ پر گفتگو اور سوال وجواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔ شام کو دو نوجوان احباب بالمشافہ بیعت کر کے تنظیم میں شامل ہوئے۔ بعد نمازِ مغرب ''کلمہ طیبہ کا مفہوم اور تقاضے'' کے عنوان پر ایک عوامی خطاب کیا۔ رات گئے لاہور واپسی ہوئی۔

اتوار 22 جون: بعد نمازِ فجر مرکز تنظیم اسلامی چوہنگ لاہور میں جاری مبتدی وملتزم تربیتی کورس میں تذکیر بالقرآن کے حوالہ سے گفتگو کی۔ دن کو ملی یکجہتی کونسل کے زیرِ اہتمام تنظیم اسلامی کی میزبانی میں ہونے والی ''قومی کانفرنس: دینی جرائد و میڈیا'' کی صدارت اور آخر میں مختصر صدارتی خطاب کیا۔ شام کو کراچی روانگی ہوئی۔

پیر 23 جون: کراچی سے پروگرام ''امیر سے ملاقات'' کی آن لائن ریکارڈنگ کرائی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ نیز نصابِ قرآنی کے حوالہ سے بھی ذمہ داریاں انجام دیں۔

غلبہ و اقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں

تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ جولائی 2025ء
محرم الحرام ۱۴۴۷ھ

مشمولات

☆ عرضِ احوال: ماہِ جون .... — رضاء الحق
☆ تذکرہ وتبصرہ: ہوئے تم دوست جس کے .... — شجاع الدین شیخ
☆ درسِ قرآن: سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ (۳) — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ فیہ ذکرکم: یہود، قرآن اور ہم — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ دین و سیاست: اسلام کا سیاسی نظام — ایوب بیگ مرزا
☆ حقیقتِ دین: اسماءُ اللہ الحسنٰی — پروفیسر حافظ قاسم رضوان
☆ تعمیرِ سیرت: کامیاب لوگوں کی چار عادات — طارق سہیل مرزا
☆ تعلیم وتعلم: حصولِ علم کا ذریعہ: مطالعہ — احمد علی محمودی
☆ حسنِ معاشرت: بدگمانی اور تجسس — حافظ محمد اسد

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 50 روپے ☆ سالانہ زرتعاون (اندرون ملک) 500 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)
maktaba@tanzeem.org 0301-1115348

تاثرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ندائے خلافت کا مستقل قاری ہوں۔ ندائے خلافت کے شمارہ 22، از 17 تا 23 جون 2025ء میں جناب ابوموسیٰ نے ’’عالمی حالات، حکومتِ پاکستان اور عمران خان‘‘ کے موضوع پر ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ مضمون نگار نے کبھی بین السطور اور کبھی کھلم کھلا عمران خان کو اللہ کا پسندیدہ بندہ اور قوم و ملت کا واحد نجات دہندہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ندائے خلافت تنظیم اسلامی کا ترجمان جریدہ ہے اور تنظیم اسلامی کے قیام کا ہدف اقامتِ دین کی جدوجہد کرنا ہے تاکہ اسلام کے پولیٹیکو، سوشو، اکنامک سسٹم کو قائم کر کے لوگوں کو عدلِ اجتماعی مہیا کیا جائے۔

ندائے خلافت کو تنظیم اسلامی کے ترجمان رسالہ کے طور پر ہی کام کرنا چاہیے نہ کہ کسی سیکولر جماعت یا شخصیت کو واحد نجات دہندہ کے طور پر سامنے لانے کا تاثر قائم کرنا۔

مضمون نگار نے عمران خان کے بارے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس کا برعکس پہلو بھی مختصر طور پر دیکھ لیں۔

ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والے عمران خان اپنے دورِ حکومت میں شراب کی ممانعت کے بل کو قومی اسمبلی میں پیش بھی نہیں ہونے دیتے۔ انہی کے دورِ حکومت میں ٹرانسجینڈرز کے حوالے سے بدترین رولز بنائے جاتے ہیں اور عمران خان کے نامزد کردہ وزیر اعلیٰ پنجاب ٹرانسجینڈرز کے لیے پنجاب میں سکول کھولتے ہیں۔ عمران خان کے ہر سیاسی جلسے میں، اسٹیج کے سامنے نوجوان لڑکیاں ناچ رہی ہوتی ہیں اور ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والے کے ماتھے پر شکن بھی نہیں پڑتی۔

عمران خان دعویٰ کرتے ہیں کہ آئی ایم ایف کے پاس نہیں جائیں گے بلکہ خودکشی کو ترجیح دیں گے، مگر وہی عمران خان، آئی ایم ایف کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں، آئی ایم ایف کے نامزد کردہ وزیر خزانہ اور گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان لگاتے ہیں اور قومی اسمبلی میں قانون سازی کر کے سٹیٹ بینک آف پاکستان کو آئی ایم ایف کے حوالے کر دیتے ہیں۔

وہی عمران خان، امریکہ کے صدر ٹرمپ سے ملاقات کر کے واپس آ کر کہتے ہیں کہ انہوں نے دوبارہ ورلڈ کپ جیت لیا ہے۔ چند دن بعد انڈیا کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کر دیتا ہے، عمران خان کی حکومت صرف ایک دن، نصف گھنٹے کا احتجاج کرتی ہے۔ عمران خان کے وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار، کی نامزدگی اور کارکردگی، عمران خان کی مردم شناسی کے جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ پرویز الٰہی اور ملک ریاض کو ڈاکو کہنے والے، بعد ازاں انہیں کے ساتھ تعلقات بناتے ہیں۔ کیسے با اصول ہیں! عمران خان کے دورِ حکومت میں ملکی معیشت کا بیڑا غرق ہوتا ہے، مہنگائی بڑھتی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ میں آلو اور ٹماٹر کی قیمت کم کرنے کے لیے نہیں آیا۔

شریعت کے اتنے پابند کہ دورانِ عدت نکاح کرتے ہیں۔ کیا دورانِ عدت نکاح حدود اسلام کا مذاق اڑانا نہیں؟ جمہوریت پسند اتنے کہ اسٹیبلشمنٹ کے ذریعہ حکومت میں آتے ہیں، پھر اسٹیبلشمنٹ ہی اُن کی پارلیمنٹ چلاتی ہے، انہیں ایکسٹینشن دیتے ہیں، چیف آف آرمی سٹاف کو باپ قرار دیتے ہیں اور حکومت ختم ہونے پر کئی الٹے سیدھے، متضاد الزامات لگاتے ہیں، پھر میر جعفر اور میر صادق کہتے ہیں اور اب روزانہ اسی اسٹیبلشمنٹ سے مذاکرات کرنے کے لیے بھیک مانگتے ہیں، کبھی مذاکرات کے لیے یکطرفہ کمیٹیاں بناتے ہیں، کبھی آرمی چیف کو خط لکھتے ہیں۔ مضمون نگار کو اُن کی یہ جمہوریت پسندی نظر نہیں آتی؟

ملت اسلامیہ کا اتنا درد ہے کہ اسرائیل اور امریکہ نے غزہ والوں کو ملیامیٹ کر دیا، مگر عمران خان نے ایک دفعہ بھی امریکہ اور اسرائیل کی مذمت نہیں کی، حالانکہ جیل میں رہتے ہوئے ہی، ٹرمپ کو کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں، امریکہ میں فائرنگ سے چند آدمی ہلاک ہو گئے تو ٹرمپ سے اظہار افسوس کرتے ہیں۔

عمران خان، تضادات کا پلندہ، سراپا یوٹرن، بے اصول، شریعت مخالف اور ناقابل اعتبار سیاست دان ہیں۔

عقل مند اتنے کہ اپنی مرکزی حکومت ختم ہونے کے بعد، اپنی صوبائی حکومتیں توڑ کر، قومی اسمبلی سے استعفے دے کر، خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار کر اپنے آپ کو کمزور کرتے چلے جاتے ہیں؟ ایسے ’’لیڈر‘‘ قوم کے نجات دہندہ کے طور پر تنظیم اسلامی کے ترجمان رسالہ ندائے خلافت میں پیش کرنا، تنظیم اسلامی اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی فکر کے ساتھ زیادتی ہے۔ تلخ نوائی پر معذرت۔

والسلام

محمد اشرف ڈھلوں

کینال ویو ٹاؤن ڈسکہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ندائے خلافت کے شمارہ 22 جلد 34 میں ابوموسیٰ صاحب کا عمران خان کو ولی اللہ بنا کر رحمت الٰہی کا مظہر بتانا ڈاکٹر اسرارؒ کی روح کو شدید دکھ پہنچانے اور ایک ثابت شدہ فاسق و فاجر، متکبر سیاست دان کی تنظیمی رسالے میں تشہیر کی مبینہ کوشش ہے۔ خدارا کسی کی دشمنی اور اندھی محبت میں مبتلا لکھاری کو ایسے معتبر رسالے میں جگہ نہ دیں۔

ہم اس صورت حال پر انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھ سکتے ہیں۔

والسلام

قاضی محمد، اسلام آباد

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام دو روزہ توسیع دعوت پروگرام

29 مئی کو امیر حلقہ، معتمد حلقہ، مقامی امیر غربی، ناظم نشر و اشاعت حلقہ چند دیگر رفقاء حضور پور تحصیل بھیرہ پہنچے، جہاں حلقہ کے دو منفرد رفقاء رہائش پذیر ہیں۔ عصر کی نماز مقامی مسجد میں ادا کی۔ بعد نماز عصر نمازیوں میں محترم عبدالرحمٰن نے سورۃ العصر میں اُخروی نجات کے لیے چار لوازم بیان فرمائے۔ بیان کے اختتام پر شرکاء کو تنظیم کا کتابچہ ’’راہ نجات‘‘ ہدیہ کیا گیا۔ رات وہیں بسر کی۔ اگلے روز صبح نماز فجر کے بعد ناظم نشر و اشاعت حلقہ محترم ہارون شہزاد نے سورۃ الحج کی آخری دو آیات پر درس قرآن دیا۔

درس کے بعد مقامی دو مبتدی رفقاء جناب یاسر عرفات اور جناب ظفر اللہ کے لیے تعارفی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ 5:30 تا 6:30 تک محترم عبدالرحمٰن نے ’’دینی فرائض کا جامع تصور + جماعت و بیعت کی اہمیت‘‘ پر لیکچر دیا اور مذاکرہ بھی کرایا۔ اسی مسجد میں جمعۃ المبارک کی اردو تقریر محترم عبدالرحمٰن نے ارشاد فرمائی۔ نماز کے اختتام پر مسجد ہذا کے خطیب صاحب سے ملاقات کی۔ انہیں تنظیمی دعوتی کتب کا سیٹ ہدیہ کیا گیا۔ دیگر نمازیوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ نماز کے بعد تمام حاضرین میں سہ ورقہ بروشر بعنوان ’’آیئے! سب مل کر قرآن سے اپنا تعلق مضبوط بنائیں‘‘ تقسیم کیا گیا۔

دوپہر 2:00 بجے تعارفی نشست کا دوسرا حصہ شروع کیا گیا۔ محترم ہارون شہزاد نے ’’رفقائے تنظیم کے مطلوبہ اوصاف‘‘ بیان کیے۔ اس کے بعد معتمد حلقہ نے بانیٔ تنظیمؒ، سابق امیر محترم اور موجودہ امیر محترم کا تعارف پیش کیا۔ امیر حلقہ نے تنظیمی ڈھانچہ بیان کیا۔ تعارفی نشست کے بعد یہ پروگرام بھی اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: محمود عالم)

حلقہ لاہور شرقی کے تحت توسیع دعوت پروگرام

یہ پروگرام 15 جون بروز اتوار عصر تا عشاء بمقام طارق مسجد کاہنہ منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں مقامی تنظیم سے تین تین رفقاء کی شرکت مطلوب تھی جبکہ پروگرام کی میزبانی کی سعادت مقامی تنظیم فیروز پور روڈ نے حاصل کی۔ تقریباً پونے پانچ بجے شرکاء طارق مسجد پہنچ گئے۔ نماز عصر سے قبل امیر حلقہ نے ساتھیوں کے ساتھ ایک نشست کی جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کی سعادت شاہدرہ کے رفیق جناب اختر زمان نے حاصل کی۔ امیر حلقہ جناب نور الوریٰ نے پروگرام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد رفقاء کا باہمی تعارف ہوا۔ نماز عصر کے بعد دعوت کے موضوع پر امیر حلقہ نے مذاکرہ کروایا جس میں رفقاء نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ بعد ازاں قریبی علاقے میں دعوتی سعی کے لیے ساتھیوں کی ٹولیاں بنائی گئیں۔ امیر حلقہ نے دعوتی سعی کے حوالے سے آداب بیان کئے۔ نماز مغرب تک تمام ساتھی مسجد واپس جمع ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد امام مسجد نے نمازیوں کو درس قرآن میں شرکت کی بھرپور ترغیب دلائی۔ مقامی امیر فیروز پور روڈ تنظیم جناب سہیل انجم نے احباب کو خطاب کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ تلاوت قرآن کی سعادت جناب اختر زمان نے جبکہ نعت رسول ﷺ کی سعادت فیروز پور روڈ تنظیم کے ناظم دعوت جناب طیب رسول نے حاصل کی۔ اس کے بعد ’’قرآن مجید کی روشنی میں ہماری نجات کا راستہ‘‘ کے موضوع پر حلقہ لاہور شرقی کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ نے مفصل خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں رفقاء کے علاوہ تقریباً 30 احباب نے شرکت کی۔ خطاب کے بعد تمام احباب کو ’’سچا امتی کون؟‘‘ نامی کتابچہ ہدیتاً دیا گیا۔ نماز عشاء سے قبل پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں مقامی تنظیم سے لگ بھگ 40 رفقاء نے شرکت کی جن میں 7 مقامی امراء، 8 مقامی معاونین جبکہ 6 نقباء بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیری سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشر و اشاعت حلقہ لاہور شرقی)

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ

’’قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی‘‘ (حلقہ کراچی جنوبی) میں

11 تا 13 جولائی 2025ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

مدرسین کورس

(نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

نوٹ: مدرسین کورس کے لیے درج ذیل کتابچہ کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات اور ان کے بارے میں علمائے کرام کے خدشات۔

اور

مدرسین ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: مدرسین ریفریشر کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:۔

☆ اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام (صفحات 23 تا 70)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0321-2192701/021-34306041

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

☆ حلقہ کراچی شمالی، ناظم آباد کے مبتدی رفیق جناب محمد خورشید عالم وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0321-2610286

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، مردان کے ملتزم رفیق محترم محمد سلیمان کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0310-8301456

☆ حلقہ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر 2 کے امیر جناب اسامہ جاوید عثمانی کی خالہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0300-2732544

☆ حلقہ کراچی شرقی، سرجانی ٹاؤن تنظیم کے ناظم رابطہ محترم اسرار الحق صدیقی کی ہمشیرہ وفات پا گئیں۔

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، امیر مقامی تنظیم محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود کے ماموں زاد بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0306-5722077

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

Israel and the US Began the War...

Yet Iran Will Emerge as a New Defiant Iran

By:Dr. Firoz Mahboob

On June 22, the US joined Israel in its war against Iran. The US bombers dropped 13,608 kgs of bombs on nuclear sites in Fordow, Natanz and Isfahan. President Donald Trump claims that the US bombs have totally obliterated the whole Iranian nuclear facilities. The IAEA disagrees. Since Iran hasn't any such nuclear deterrent, such a US attack was highly expected. Such US bombing has blown up the status quo in the area and created a new situation to reshape the geopolitics of the Middle East.

The tiny settlers' colony of Israel has been a regional bully in the Middle East since its illegal inception in 1948. The USA works as an international bully in the post-World War world. Both bullies work in tandem to jeopardize world peace. Now the world stands as a totally lawless jungle, only the beasts with hunting power can exercise their political agenda and demand others to show full submission. Most Arab autocrats have already shown their full submission to these bullies. Since the establishment of this tiny settlers' colony state, Israel works as a regional bully in the Middle East and continues its geographical expansion; and the USA works as the unhinged international bully. As a result, the world looks like a lawless jungle, only the political beasts with highest capacity of mass destruction and genocide exercise their bullying instinct. The US has 19 military bases and 40 thousand armed personnels in the Middle East.

Committing crime is not the only crime; giving necessary logistics, money and weapons to a killer is also a crime. The western countries show their complicity in Israeli war crimes by giving full support to Israel. These western countries are indeed run by war criminals. Because only such war criminals could support another war criminal like Netanyahu of Israel. They proved to be intimate ideological cousins in committing and rejoicing in the same type of crimes.

The US bombing on Iran re-enforced the old notion that the US and the Israeli policies go together. The Israeli policy is nothingbut the US policy and the US policy is nothing but the Israeli policy. Even President Trump said, "Israel's war is an American war." He also claims that he has the best partnership with Israel on war against Iran than any other previous US President. The Israeli Prime Minister Netanyahu congratulated President Trump for bombing Iran; and the Israeli settlers rejoiced the "destruction" of the Iranian nuclear sites – same as they rejoice the genocide and destruction in Gaza.

President Donald Trump now offers peace after bombing Iran. Peace never comes with bombings. Such bombings may cause either surrender cum decapitation or generate firm resilience. Iran is not a banana republic to surrender. Iran may take a period of strategic silence or inaction to fully prepare for an effective encounter.

The US-Israeli attack on Iran also taught important lessons to other independent Muslim countries. The NPT and IAEA are the tools to keep the Muslim countries defenseless and subjugated. If these Muslim countries have any vision to stay sovereign, they must discard these shackles like NPT and IAEA from their neck -as Israel has done. The immoral discrimination between the nuclear and non-nuclear countries must disappear.

About the Author: Dr. Firoz Mahboob Kamalwas born and received early education in Bangladesh. He graduated in medicine from King Edward Medical University in Lahore in Pakistan. He has authored many articles and books on social, political, cultural, educational and international issues, both in Bengali and English. He runs the blog https://www.drfirozmahboobkamal.com/

Adapted from:https://www.drfirozmahboobkamal.com/

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.24

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore